هفت روزه

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد 15 | جمعۃ المبارک 15 /اگست 2008ء | شمارہ 33

14/شعبان 1429 ہجری قمری ❁ 15/ظہور 1387 ہجری شمسی

نامحرم سے خلوت کی ممانعت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خبردار کوئی مرد کسی اکیلی بیوہ یا غیر شادی شدہ عورت کے پاس رات بسر نہ کرے سوائے اس کے کہ وہ اس کا خاوند ہو یا محرم رشتہ دار ہو (یعنی باپ، بھائی، بیٹا وغیرہ)

(مسلم کتاب السلام باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ حدیث نمبر 4036)

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ جو چودھویں صدی کے سر پر ایک مجدّد موعود آنے والا تھا جس کی نسبت بہت سے راستباز مُلہموں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ مسیح موعود ہوگا وہ مَیں ہی ہوں۔

مجھے خدا تعالیٰ نے کئی قسم کے نشان دئے ہیں جیسا کہ اس میں سے استجابت دعوات اور مکالمات الٰہیہ کا نشان اور معارف قرآنی کا نشان ہے۔

’’وہ جو ایک چودھویں صدی کے سر پر ایک مجدّد موعود آنے والا تھا جس کی نسبت بہت سے راستباز مُلہموں نے پیشگوئی کی تھی کہ وہ مسیح موعود ہوگا وہ مَیں ہی ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر شاہ ولی اللہ تک مقدس لوگوں نے الہام پا کر یہ پیشگوئی کی تھی کہ وہ آنے والا مسیح موعود چودھویں صدی کا مجدّد ہوگا۔ سو اب وہ تمام باتیں پوری ہوئیں۔ اے بزرگو! یہ بات صحیح نہیں ہے کہ چودھویں صدی مجدّد کے ظہور سے خالی گئی اور اگر آیا تو ایک دجّال آیا۔ اے حق کے طالبو یہ وہ صدی تھی جس کے آنے سے پہلے ہی خدا تعالیٰ نے تمام خیالوں کو اس طرف پھیر دیا تھا کہ اس کے سر پر ایک عظیم الشان مجدّد پیدا ہوگا۔ کتابوں کو دیکھو اور بزرگوں کے نوشتوں کو غور سے پڑھو کہ کیونکر ان کے دل اسی طرف یک دفعہ جھک گئے کہ وہ آنے والا ضرور اسی صدی کے سر پر آئے گا۔ یہاں تک کہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے بھی اپنے خیال کو چودھویں صدی پر جما کر اپنی اولاد کو وصیّت کی کہ اگر مَیں چودھویں صدی کے دنوں تک زندہ نہ رہوں تو میری اولاد اُس آنے والے موعود کو السلام علیکم کہہ دے۔ ایسا ہی شاہ ولی اللہ صاحب بھی السلام علیکم کی وصیّت کر گئے۔ مگر جب وہ موعود آیا تو لوگ بگڑ گئے اور مسیح کی وفات کے بارہ میں جس کا قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا شک میں پڑ گئے اور یہ نہ سمجھے کہ اگر بالفرض وفات یا عدم وفات میں شک ہے تو ایسی پیچدار اور مبہم پیشگوئی کا فیصلہ اُس آنے والے کی زبان سے ہونا چاہئے جس کا نام حَکَم رکھا گیا۔

اب اس اشتہار میں اس حجّت کو آپ لوگوں پر پورا کرنا مقصد ہے کہ وہ مسیح موعود درحقیقت یہی عاجز ہے۔ قرآن کریم کو کھولو اور توجہ سے دیکھو کہ حضرت مسیح علیہ السلام بلاشبہ فوت ہوگئے ...... مجھے خدا تعالیٰ نے کئی قسم کے نشان دیئے ہیں جیسا کہ اس میں سے استجابت دعوات اور مکالمات الٰہیہ کا نشان اور معارف قرآنی کا نشان ہے۔ سو اپنے تئیں دھوکہ مت دو۔ ہر ایک کو پرکھو اور پھر سچ کو قبول کرو۔ اے ضعیف بندو! خدا تعالیٰ سے مت لڑو۔ اپنے پلنگوں پر لیٹ کر سوچو اور اپنے بستروں پر غور کرو کہ کیا ضرور نہ تھا کہ ایک دن ہمارے سیّد اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوتی‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل صفحہ 437-438۔ مطبوعہ لندن)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 42ویں اور خلافت احمدیہ کی دوسری صدی میں UK میں ہونے والے پہلے سالانہ جلسہ سالانہ میں 86 ممالک کے 40 ہزار سے زائد افراد کی شمولیت

خطبہ جمعہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے مہمانوں اور میزبانوں کو قرآن کریم اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ان کے حقوق و فرائض کی طرف نہایت مؤثر طور پر توجہ دلائی۔

آج بفضلہٖ تعالیٰ احمدیت دنیا کے کونے کونے میں پہنچ چکی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والے دنیا کے 193 ممالک میں پھیل چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے تمام وعدوں کو جو اس نے حضرت مسیح موعودؑ سے جماعت احمدیہ کے حق میں کئے پورا فرما رہا ہے۔ الحمدللہ۔

حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت رقبہ میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 42ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایمان افروز خطابات۔

(رپورٹ مرتبہ : نسیم احمد باجوہ ۔ مبلغ سلسلہ یوکے)

الحمدللہ! جماعت احمدیہ برطانیہ کا 42واں جلسہ سالانہ مورخہ 25/جولائی بروز جمعۃ المبارک تا 27/جولائی 2008ء بروز اتوار اپنی شاندار دینی و روحانی روایات کے مطابق منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ خلافت احمدیہ کے پاکستان سے ہجرت اور برطانیہ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے قیام کی برکت سے یہ جلسہ مرکزی عالمی جلسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ قبل ازیں 20 سال تک جلسہ سالانہ کا انعقاد اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں ہوتا رہا۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کی وسعت کو دیکھتے ہوئے اور شرکاء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر 2005ء میں جلسہ رشمور ایرینا، آلڈرشاٹ میں منعقد ہوا۔ 2006ء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی رہنمائی میں جماعت احمدیہ کو آلٹن کے علاقہ میں 208 ایکڑ کا

رقبہ خریدنے کی توفیق دی جو نہایت خوبصورت اور سرسبز و شاداب علاقہ ہے۔گزشتہ سالوں کی طرح امسال بھی جلسہ سالانہ برطانیہ اسی خوبصورت جگہ پر منعقد ہوا۔سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ کا نام ”حدیقۃ المہدی“ رکھا ہے اور یہ نام اب نہ صرف برطانیہ میں معروف ہے بلکہ دنیا کے کونے کونے میں MTA کے ذریعہ اور مختلف ممالک سے آنے والے مہمانوں کی وجہ سے مشہور ہے۔

امسال مردوں کی جلسہ گاہ گزشتہ سال سے 20 میٹر زیادہ بڑی تھی۔اس کے علاوہ حدیقۃ المہدی کے مختلف حصوں میں دفاتر ، اجتماعی وسیع قیامگاہیں،طعامگاہیں ،خواتین کی مارکی ،بچوں کے لئے Crechs یعنی نرسری کی سہولتیں ، طبی امداد، بکسٹالز،نمائش، بازاراور کھانا کھلانے کے لئے عمومی اور VIP سروس کے لئے وسیع انتظامات کئے گئے تھے۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات تین حصوں پر مشتمل ہوتے ہیں اور تینوں کے الگ الگ افسران کی منظوری سال کے شروع میں مکرم امیر صاحب یوکے، جوافسر رابطہ بھی ہیں، حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے لے کر متعلقہ شعبہ کے ناظمین کی منظوری حضور انور سے حاصل کرتے ہیں اور نئے سال کے لئے ہر ناظم اپنی سکیم تیار کرتا ہے۔

گزشتہ کئی سالوں کی طرح امسال بھی افسر جلسہ سالانہ مکرم ڈاکٹر چوہدری ناصر احمد صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن تھے۔تیسرا شعبہ خدمت خلق کا ہے جس کے افسر مکرم مرزا فخر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یوکے تھے۔اس شعبہ کا کام عمومی حفاظت اور نظم وضبط کے قیام کے لئے بھرپور مساعی سرانجام دینا ہوتا ہے۔

علاوہ ازیں لجنہ اماء اللہ برطانیہ کی صدر مکرمہ شمائلہ ناگی صاحبہ نے بھی اپنی ناظمات کے ساتھ خدمت کی توفیق پائی۔اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست الٰہی نشان ہے۔کیونکہ 1891 میں جب اس جلسہ کی بنیاد رکھی گئی تو حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالیٰ سے خبر پاکر یہ اعلان فرمایا کہ دنیا کی سب اقوام کے لوگ اس جلسہ میں شرکت کریں گے۔ابتداء میں صرف 75 لوگ اس جلسہ میں شریک ہوئے اور اس کے بعد 1983ء میں پاکستان میں ہونے والے آخری جلسہ میں اڑھائی لاکھ سے زائد لوگ شامل ہوئے جو دنیا کے متعدد ممالک سے تعلق رکھتے تھے۔

1984ء سے حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کے جلسوں پر پابندی لگادی تو یہ جلسے برطانیہ میں منعقد ہونا شروع ہوئے۔پہلے سال صرف چار ہزار کی تعداد تھی اور اب خدا کے فضل سے اس سال 40 ہزار سے زائد افراد شریک ہوئے جن کا تعلق دنیا کے 86 ممالک سے تھا۔اس طرح یہ جلسہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ہر سال جلسہ سالانہ بعض امتیازی خصوصیات کا حامل ہوتا ہے۔2008ء کا جلسہ اس لحاظ سے نہایت ہی عظیم الشان اور غیر معمولی تھا کہ اس سال خلافت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی جارہی ہے۔اور یہ جلسہ اسی کا ایک حصہ تھا۔اسی وجہ سے اس کثرت سے لوگ اس جلسہ میں شریک ہوئے کہ برطانیہ میں ہونے والے پچھلے تمام جلسوں کا ریکارڈ ٹوٹ گیا۔گزشتہ سال کی حاضری 25 ہزار تھی اور اس سال 40 ہزار سے زائد ہوئی جو کہ 15 ہزار سے زائد کا اضافہ تھا۔علاوہ ازیں گزشتہ سال 80 ممالک سے احباب جلسہ میں شریک ہوئے۔امسال یوکے کے علاوہ 86 ممالک سے احباب تشریف لائے۔اس طرح جلسہ کی تمام تقاریر خلافت کے موضوع پر ہی تھیں تا کہ خلافت کے متعلق تمام تفاصیل جماعت کے سامنے لائی جاسکیں۔

اللہ تعالیٰ کا ایک اور فضل یہ ہوا کہ محکمہ موسمیات کی طرف سے جلسہ کے بعض ایام کے متعلق یہ پیشگوئی تھی کہ بارش ہوگی اور اس وجہ سے خطرہ تھا کہ گزشتہ سال کی طرح اس دفعہ بھی کوئی پریشانی پیدا نہ ہو جائے۔لیکن خدا تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا اور جلسہ کے ایام میں موسم بالکل صاف اور خوشگوار رہا جس کی وجہ سے تمام مہمانوں کو پورے اطمینان کے ساتھ جلسہ سے لطف اندوز ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔

اس جلسہ کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ مہمانوں کی کثرت کے پیش نظر تین مقامات پر مہمانوں کی رہائش اور لنگر کا انتظام کیا گیا تھا یعنی بیت الفتوح، اسلام آباد اور حدیقۃ المہدی۔چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے 20/جولائی کو ان تینوں مقامات پر معائنہ کے بعد انتظامات کا افتتاح فرمایا اور کارکنان کو ضروری ہدایات سے نوازا۔

امسال جلسہ سالانہ میں یوکے سمیت جن 86 ممالک کے احباب نے شرکت کی توفیق پائی ان کے نام یہ ہیں:

البانیہ، الجیریا: آسٹریلیا، آسٹریا، بہاماز، بحرین، بنگلہ دیش، بیلاروس، بلجیم ،بینن ، برمودا، بوزنیا اینڈ ہرزیگوینیا، برازیل ، بلغاریہ ، برکینافاسو، کمبوڈیا، کینیڈا، چین ، چیک ریپبلک ، ڈنمارک ، مصر، فجی، فن لینڈ، فرانس، گیمبیا ، جرمنی ، غانا، یونان، گوئٹے مالا، گیانا، ہالینڈ، انڈیا ، انڈونیشیا، آئر لینڈ، اٹلی، آئیوری کوسٹ، جاپان، اردن، کازخستان، کینیا، کویت، کرغزستان، لائبیریا ، ملائشیا، مارویوز، ماریشس، مونٹینیگرو، مراکش، نمیبیا، نیوزی لینڈ، نائیجر، نائیجیریا، ناروے ، اومان ، پاکستان، فلسطین، پاپوانیوگنی، فلپائن، قطر، رشیا، سعودی عرب، سینیگال، سیرالیون، سنگاپور، صومالیہ، جنوبی افریقہ، سپین، سری لنکا، سورینام، سوازی لینڈ، سویڈن، سوئٹزرلینڈ، شام، تنزانیہ، تھائی لینڈ، ٹرینڈاڈ اینڈ ٹوبیگو، ترکی، ترکمانستان، متحدہ عرب امارات، امریکہ، یوگنڈا، یوکرین، یوروگوائے، یمن، زمبابوے اور یوکے۔

امسال جلسہ سالانہ برطانیہ کی ایک اور خصوصیت یہ تھی کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے حوالے سے جرمنی سے 100 اراکین جماعت سائیکلوں پر جلسہ سالانہ برطانیہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ان دوستوں نے چھ روز میں 500 میل کا سفر طے کیا۔ان ایک سو احباب میں ایک آسٹریا کے نو احمدی نوجوان بھی شامل تھے۔مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب بھی اس وفد میں شامل تھے۔میڈیا نے اس وفد میں خاص دلچسپی لی اور اس طرح یہ پروگرام اسلام احمدیت کی تبلیغ کا بھی موجب ہوا۔الحمدللہ۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جولائی 2008ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سے قبل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو ایک بج کر آٹھ منٹ پر شروع ہوا اور ایک بج کر پینتالیس منٹ پر ختم ہوا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ گو کہ گزشتہ سال کے خراب موسم کی وجہ سے کارکنان کو اچھی پریکٹس ہوگئی اور بہت سے نئے تجربے ہوگئے لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہوسکتا۔انسان تو اندازے لگا کر موسم کا حال بتاتا ہے لیکن اصل میں تو اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کیا ہوگا۔

حضورانور نے کارکنان کے محنت سے کام کرنے کا ذکر فرمایا اور پھر جلسہ پر آنے والے مہمانوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضورانور نے مہمانوں کو توجہ دلائی کہ ان کی جلسہ میں شمولیت خالصۃً للّٰہی مقصد کے لئے ہونی چاہئے۔اس کے ساتھ ہی حضور نے نمازوں اور عبادات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ باجماعت نمازوں اور اجتماعی تہجد کا التزام کریں۔اور گھروں میں رہنے والے بھی لوکل نماز سینٹر یا مسجد میں جاکر نمازیں ادا کریں اور اپنی عبادتوں میں ایسی پاک تبدیلی پیدا کریں کہ یہ آپ کی آئندہ زندگی کا ہمیشہ کے لئے حصہ بن جائیں۔قیام نماز کی تشریح بیان کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس سے مراد نماز کو باجماعت ادا کرنا، سنوار کر ادا کرنا، وقت پر ادا کرنا اور اس کے مقابلہ میں ہر چیز کو ہیچ سمجھنا ہے۔

حضورانور نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف اقتباسات کے حوالہ سے فرمایا کہ عبادت میں کمزوری ایمان میں کمزوری کی علامت ہے۔اس لئے آپ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں تا نمازیں آپ کی حفاظت کریں اور آپ ہمیشہ اللہ کے انعاموں کے وارث بنتے رہیں۔

اس کے بعد حضورانور نے نماز میں دعاؤں کے طریق پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی چند تحریرات پیش کیں اور فرمایا کہ نماز میں دعا کا طریق یہ ہے کہ دعا تضرع اور خشوع اور انکسار کے ساتھ کی جائے اور دین و دنیا دونوں کے لئے دعائیں مانگی جائیں کیونکہ نماز ایسی چیز ہے جس سے دین بھی سنور جاتا ہے اور دنیا بھی۔حضور نے فرمایا کہ جلسہ کے یہ دن جو اللہ نے ہمیں میسر کئے ہیں ان میں دن رات ہر گھڑی دعاؤں میں لگے رہیں اور خدا تعالیٰ سے ان دعاؤں کی توفیق طلب کریں جو اس کی رحمتوں کو جذب کرنے والی ہوں۔

حضورانور نے آخر پر ایک دفعہ پھر دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ایسی دعائیں کریں جو اللہ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہوں ، پیار، محبت اور بھائی چارے کی فضا قائم کریں تا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان دعاؤں کے مستحق بن جائیں جو آپ نے حاضرین جلسہ کے لئے کی ہیں۔اللہ آپ سب کو دعاؤں کی توفیق دے آمین۔

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے اسی شمارہ کی زینت ہے۔

پرچم کشائی کی تقریب

جلسہ سالانہ کے باقاعدہ افتتاحی اجلاس سے قبل 4:30 بجے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ کی مین مارکی سے باہر پرچم کشائی کے لئے تشریف لائے۔حضورانور نے جماعت احمدیہ عالمگیر کا پرچم (لوائے احمدیت) لہرایا اور مکرم امیر صاحب یوکے نے یوکے کا جھنڈا لہرایا۔اس کے بعد حضورانور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام شرکاء جلسہ شریک ہوئے۔اس موقع پر شرکاء نے پرجوش اسلامی نعرے لگائے جس سے فضا گونج اٹھی۔لوائے احمدیت اور برطانیہ کے جھنڈے کے ساتھ ساتھ ان تمام ممالک کے جھنڈے بھی لہرا رہے تھے جہاں بفضلہٖ تعالیٰ جماعت احمدیہ قائم ہوچکی ہے۔

حضورانور کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

پرچم کشائی کی تقریب کے بعد حضورانور جلسہ گاہ مردانہ میں تشریف لائے جہاں ہزاروں احباب نے اپنے امام کا پرجوش نعروں سے استقبال کیا۔حضورانور کے کرسیٔ صدارت پر تشریف رکھنے کے بعد حضورانور کی اجازت سے مکرم امیر صاحب یوکے نے یکے بعد دیگرے چند معزز مہمانوں کا تعارف کروایا اور انہیں حاضرین جلسہ سے خطاب کی دعوت دی۔اس کی قدرے تفصیل درج ذیل ہے۔

Mr.Edward Dayey MP: مسٹر ایڈورڈ ڈیوی ممبر پارلیمنٹ حکومت برطانیہ نے سب سے پہلے حضورانور اور حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا اور پھر کہا کہ مجھے آپ کے جلسہ میں شامل ہو کر خوشی محسوس ہو رہی ہے۔بالخصوص اس لئے کہ یہ جلسہ صد سالہ خلافت جوبلی کا غیر معمولی جلسہ ہے جس کے لئے انہوں نے مبارکباد بھی دی۔انہوں نے کہا کہ مَیں پہلے بھی ان جلسوں میں شرکت کر چکا ہوں لیکن ہر دفعہ جماعت احمدیہ کو پہلے سے بڑھ کر ترقی یافتہ حالت میں دیکھتا ہوں۔انہوں نے جماعت احمدیہ کی ان کوششوں کو قابل قدر قرار دیا جو جماعت دنیا کے غریب ممالک میں تعلیم، صحت اور صاف پانی مہیا کرنے کے سلسلہ میں کررہی ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہ سب کچھ آپ کے خلفاء کی بہترین رہنمائی اور خلوص کا نتیجہ ہے۔انہوں نے اس بات پر اظہار افسوس بھی کیا کہ باوجود اس کے کہ جماعت احمدیہ ایک پرامن اور انسانیت کی خدمت کرنے والی جماعت ہے پھر بھی بعض ممالک میں جماعت احمدیہ کے افراد کو ظلم وستم کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔انہوں نے کہا کہ حکومت برطانیہ ایسی تمام حرکتوں کی مذمت کرتی ہے اور اس کے ازالہ کے لئے ہمیشہ کوشش کرتی رہے گی۔آخر پر انہوں نے جماعت احمدیہ کے نعرہ ”محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں“ کو خاص طور پر قابل تعریف قرار دیا اور کہا کہ ہماری سیاسی پارٹی بھی آپ کے اس نعرے سے پوری طرح متفق ہے۔

Baroness Emma Nicholson MEP: دوسری تقریر بیرونس ایما نکلسن نے کی جو کہ یورپین پارلیمنٹ کی ممبر ہیں۔انہوں نے بھی سب سے پہلے حضورانور کی خدمت میں اور تمام حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا۔اس کے بعد کہا کہ مَیں بہت مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس غیر معمولی جلسہ میں شرکت کی دعوت دی ہے جو کہ برطانیہ میں جماعت احمدیہ کا 42 واں جلسہ سالانہ ہے اور صد سالہ خلافت جوبلی کا بھی جلسہ ہے۔انہوں نے مبارکباد دی اور کہا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں اتحاد، امن اور انسانیت کی خدمت کے لئے نہایت قابل قدر کام کررہی ہے اور اس معاملہ میں حکومت برطانیہ بھی آپ کے ساتھ ہے۔انہوں نے کہا کہ UNO کے انسانی حقوق کے چارٹر کے تحت دنیا کے تمام ممالک اس بات کے پابند ہیں کہ اپنے اپنے ملک کے باشندوں کو مذہبی آزادی دیں لیکن افسوس ہے کہ جماعت احمدیہ کو بعض ملکوں میں اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی نہیں۔انہوں نے بتایا کہ وہ ہیومین رائٹس کی تنظیم کے لئے کام کررہی ہیں اس لئے وہ ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتی رہیں گی کہ جماعت احمدیہ کو ہر ملک میں عبادت کی آزادی ہو۔انہوں نے بتایا کہ وہ 10 جون کے VIP استقبالیہ میں بھی شریک ہوئیں تھیں جہاں امام جماعت احمدیہ نے اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کی تھی۔انہوں نے کہا کہ سب لوگوں کو اپنے اندر مذہبی اختلاف برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہئے تا کہ دنیا میں امن قائم ہو۔

معزز مہمانوں کے خطابات کے بعد جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز ہوا۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

تیسری قسط

حضرت عبداللہ عرب صاحبؓ

آپ کا زمانہ بیعت بھی 1891ء سے 1893ء کے درمیانی عرصہ کا ہے کیونکہ آپ کا ذکر حضرت اقدس نے حَمَامَةُ الْبُشْریٰ میں فرمایا ہے جو کہ 1893ء کی تصنیف ہے۔

اس تصویر میں پیچھے کھڑے ہوئے اصحاب میں دائیں سے دوسرے حضرت عبداللہ عرب صاحب ہیں

آپ بہت بڑے تاجر تھے اور بلاد سندھ کے ایک بہت مشہور پیر جن کا نام پیر صاحبِ علم تھا کے مرید خاص بنے ہوئے تھے۔ان پیر صاحب کے پیروکاروں کی تعداد ایک لاکھ سے زائد تھی۔ان پیر صاحب کو خوابمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں دریافت کیا کہ کیا یہ شخص سچا ہے یا جھوٹا؟ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں خواب میں جواب دیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے۔

اس پر ان پیر صاحب نے اپنے دو خاص مرید عبد اللطیف اور عبد اللہ عرب صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں بھیجا جو آپؑ سے فیروز پور میں ملے اور عرض کی کہ اس طرح ہمارے پیر صاحبِ علَم نے خواب میں دیکھا ہے اور انہیں آپ کی صداقت میں ادنیٰ شک بھی نہیں رہا لہذا انہوں نے ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجا تا یہ عرض کریں کہ ہم آپ کے حکم اور اشارہ کے غلام ہیں جیسے آپ ارشاد فرمائیں گے ہم ویسا کرنے کے لئے تیار ہیں۔اگر آپ ہمیں یہ فرمائیں کہ جاؤ امریکا کی سرزمین کی طرف سفر کرو تو ہمیں اس میں ذرا بھی تأمل نہیں ہوگا بلکہ آپ اس معاملہ میں ہمیں کامل اطاعت کرنے والا پائیں گے۔

(ماخوذ از حمامة البشری، روحانی خزائن جلد7 صفحہ309-310)

❋......حضرت عبد اللہ عرب صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آ کر رہے۔ان کا سابقہ مسلک شیعہ تھا اور جب احمدیت قبول کی تو کئی دفعہ اپنے سابقہ عقیدہ پر بہت پشیمان ہوتے تھے۔

❋......ایک دفعہ انہوں نے اپنے تقیہ کے حالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کئے پھر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اس گند سے ان کو نجات دی۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ:

''خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہے جب تک آنکھ نہ کھلے انسان کیا کرسکتا ہے''۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ173)

❋......حضرت اقدس کے ایماء پر عبداللہ عرب صاحب نے کشتی نوح کے چند اوراق کا ترجمہ عربی زبان میں کیا اور پھر حضرت اقدس کو سنایا تو حضرت اقدس نے فرمایا:

''اگر یہ مشق کرلیں کہ اُردو سے عربی اور عربی سے اردو ترجمہ کرلیا کریں تو ہم ایک عربی پرچہ یہاں سے جاری کردیں۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ166)

❋......سید عبداللہ عرب صاحب نے ایک رسالہ ایک شیعہ علی حائری کے ردّ میں عربی زبان میں لکھا تھا جس کا نام سبیل الرشاد رکھا تھا، جب یہ رسالہ انہوں نے حضرت اقدس کو سنایا تو حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ ساتھ ساتھ اُردو ترجمہ بھی کرتے جاؤ تا کہ تم کو مشق ہو مگر عرب صاحب کو جرأت نہ ہوئی کہ اتنی مجلس میں ترجمہ ٹوٹی پھوٹی اُردو میں سناویں۔ یہ رسالہ سن کر حضرت اقدس نے تعریف کی کہ:

''عمدہ لکھا ہے اور معقول جواب دیئے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ168-169)

❋......اہل عرب میں چونکہ گنتی ایک ہزار سے آگے شمار نہیں ہے، حضرت اقدس نے غالبًا عبد اللہ عرب صاحب کو ہی اس پر فرمایا کہ:

''اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا میلان دنیا کی طرف نہ تھا۔ ورنہ دوسری دنیا دار قوموں کی طرح لاکھوں کروڑوں تک گنتی وہ بھی رکھتے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ169)

''التبلیغ'' پر ایک برعکس ردّعمل

جب بھی انبیاء علیہم السلام خدا تعالیٰ کی طرف سے تعلیم لے کر آتے ہیں تو ایک گروہ اسے خدا کی طرف سے ہدایت و رہنمائی سمجھ کر قبول کرتا ہے جبکہ دوسرا گروہ اسی سرزمین میں ہی اس تعلیم کو محض جھوٹ کا پلندہ تصور کرتا ہے اور انکار کردیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''التبلیغ'' کا بھی جہاں حضرت محمد سعید شامی صاحبؓ پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ وہ اس کی فصاحت و بلاغت اور روحانی معارف کے دیوانے ہوگئے، وہاں یہ کتاب بغداد سے حیدرآباد دکن میں آئے ہوئے ایک شخص السید عبد الرزاق قادری بغدادی صاحب نے بھی پڑھی اور اس کے بعد ایک اشتہار اور ایک خط عربی زبان میں لکھ کر حضورؑ کو بھیجا جس میں آپؑ کے دعوی کو خلاف شریعت اور ایسے مدعی کو واجب القتل قرار دیا جبکہ آپ کی کتاب ''التبلیغ'' کو معارض قرآن قرار دیا۔

خلاصہ اشتہار السید البغدادی

بغدادی صاحب نے اپنے اشتہار میں نہایت جارحانہ اور غلیظ زبان استعمال کی ہے جس میں انہوں نے لکھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی نے دعوی کیا ہے کہ وہ مسیح موعود ہے، خدا اس سے کلام کرتا ہے اور اس کی بیعت حق ہے اور یہ کہ عیسیٰؑ وفات پاگئے ہیں ۔ اس مضمون پر مشتمل اس کی کتاب آئینہ کمالات اسلام قرآن کی معارض اور شریعت محمدی کی توہین کے مترادف ہے۔لہذا ایسے دجّال اور مضل اور بطّال وغیرہ کا علاج اس دنیا میں تلوار اور آخرت میں نار ہے۔اس نے شریعت محمدیہ کی ہتک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کی ہے۔لہذا مَیں نے فیصلہ کیا ہے کہ تین ماہ

اس تصویر میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عین پیچھے کھڑے ہوئے دائیں سے پانچویں نمبر پر حضرت عبداللہ عرب صاحب ہیں

کے اندر اندر آئینہ کمالات اسلام کے ہر ہر حرف اور ہر ہر سطر کا کافی وشافی جواب لکھوں گا اور اپنی کتاب کا نام ''كشف الضال والظلام عن مرآة كمالات الإسلام'' رکھوں گا۔اور اس کی کتاب کو عراق اور بغداد میں بھیج کر وہاں کے علماء کا فیصلہ لوں گا تا کہ اس فساد کی جڑ کا مکمل خاتمہ کیا جائے۔

خلاصہ خط السید البغدادی

28 ذی الحجہ 1310 ہجری کو بغدادی صاحب نے اپنے اس اشتہار کے ساتھ جو خط حضور علیہ السلام کی خدمت میں ارسال کیا اس کی زبان اشتہار کی نسبت بہت نرم تھی بلکہ اس میں حضورؑ کو الأجلّ والمُطاع المبجَّل العالم الفاضل والمجتهد الكامل، وغیرہ کے القاب سے مخاطب کیا۔اس میں انہوں نے مزید لکھا کہ مَیں نے آپ کی کتاب پڑھی ہے اور اس کا جواب آپ سنیں گے نہیں بلکہ پڑھ لیں گے جو کہ مَیں تیار کروں گا۔اس کے بعد انہوں نے لکھا کہ مجھے اپنی کتاب کا نسخہ ارسال کریں کیونکہ مَیں نے آپ کی کتاب کسی سے لے کر پڑھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جواب

حضور علیہ السلام نے ان کے خط کو نیک نیتی پر محمول کر کے نہایت محبت آمیز طریقہ سے اس کے جواب میں عربی زبان میں اپنی کتاب تحفہ بغداد تصنیف فرمائی، جس میں آپ نے شیخ بغدادی کے تمام شبہات کا مفصل جواب دیا نیز اپنے دعوی ماموریت اور وفات مسیح ناصری کا ثبوت اور امت محمدیہ میں مکالمات ومخاطبات الٰہیہ کا سلسلہ جاری رہنے کا ذکر فرما کر شیخ بغدادی صاحب کو کہا کہ اس سے مقصد یہ ہے کہ آپ اپنے خیالات کی اصلاح کریں اور اگر کسی بات کی حقیقت آپ پر ظاہر نہ ہو تو اس کے متعلق مجھ سے دریافت کریں۔ نیز لکھا کہ مولویوں کے فتاویٔ تکفیر سے دھوکہ نہ کھائیں بلکہ میرے پاس آئیں اور بچشمِ خود حالات دیکھیں تا حقیقت کو پاسکیں۔ اور اگر آپ لمبے سفر کی تکلیف برداشت نہ کرسکیں تو اللہ تعالیٰ سے میرے بارہ میں ایک ہفتہ تک استخارہ کریں۔ استخارہ کا طریق بتا کر فرمایا کہ استخارہ شروع کرنے کے وقت سے مجھے بھی اطلاع دیں تا میں بھی اس وقت دعا کروں۔اس کتاب میں حضورؑ نے دو قصیدے بھی تحریر فرمائے ہیں۔جن میں سے دوسرے قصیدہ کا مطلع کچھ یوں ہے:

هداك الله هل قتلي يباح
وهل مثلي يدمر أو يجاح

یعنی: (اے شیخ بغدادی) اللہ تمہیں ہدایت دے ، کیا میرا قتل تیرے نزدیک امر مباح ہے؟ کیا میرے جیسے انسان کی تباہی اور بیخ کنی کا کوئی جواز ہے؟

شیخ بغدادی نے اپنے اشتہار میں کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نعوذ باللہ جھوٹے ہیں اور آپ کا علاج صرف تلوار ہے۔اس کا جواب دیتے ہوئے حضورؑ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں:

اے میری مخالفت میں مجھے تلوار سے قتل کرنے کی دھمکیاں دینے والے ، تجھے کیا معلوم کہ مجھ پر تو اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی تلوار کب کی چل چکی ہے۔

نتیجہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ردّ جمیل کے بعد شیخ بغدادی صاحب کی طرف سے کسی قسم کے جواب کا کہیں کوئی ذکر نہیں ملتا، نہ ہی ان کی طرف سے مجوزہ کتاب کے نشر ہونے کا پتہ چلتا ہے۔اور یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی ایسی کتاب کا جواب لکھنے کی جرأت بھی کرسکتا یا اس کو اس اقدام کی توفیق مل سکتی جو کتاب خاص طور پر خدائی تائید اور اشارات سے لکھی گئی ہو۔

حسنِ اتفاق یا تقدیر الٰہی

شیخ بغدادی صاحب کے خط کے جواب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کتاب لکھنا عظیم حکمتوں سے خالی نہ تھا۔ خدا تعالیٰ اس کے ذریعہ آئندہ زمانوں میں بہت بڑے بڑے نشان دکھانا چاہتا تھا۔

عجیب تصرف الٰہی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب روحانی خزائن میں تو طبع ہو گئیں لیکن عربی کاتب میسر نہ ہونے کی وجہ سے ان کی کتابت ایسے کاتب حضرات نے کی جن کو عربی زبان کا علم بہت کم تھا یا بالکل نہیں تھا اس کی وجہ سے جہاں کتابت عربوں کے طریق پر نہ تھی وہاں کئی ایک کتابت کی غلطیاں بھی رہ گئی تھیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ یہ کتب دیگر اردو کتب کے ساتھ مختلف جلدوں میں موجود تھیں جن کا علیحدہ طور پر حصول عربوں کے لئے بہت مشکل امر تھا۔ چنانچہ ان عربی کتب کو علیحدہ طور پر ایڈیشن اول کے ساتھ ملا کر نئے اور خوبصورت طبع میں پرنٹ کرنے کا کام جماعت کے مرکزی عربک ڈیسک میں شروع ہوا۔ اور کتاب تحفہ بغداد پچھلے سال 2007ء میں طبع ہوئی جبکہ عراق اور بغداد کی حالت ایسے زخم زخم جسم کی طرح تھی جو مرہم کی بھیک مانگنے کے لئے خون رو رہا ہو۔ جب MTA اور ہماری عربی ویب سائٹ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات اور آپ کے کلام سے اقتباسات ان لوگوں تک پہنچے تو ان کی کایا پلٹ گئی اور عرب اقوام سے فوج در فوج احمدیت میں داخل ہونے کا سلسلہ جاری وساری ہے۔

تحفہ بغداد کا اثر شیخ بغدادی پر تو معلوم نہیں ہوا یا نہیں لیکن خدا کی تقدیر دیکھیں کہ اس کتاب میں بتائے گئے استخارہ کے طریق کو اہل عراق اور دیگر عرب دنیا کے کئی نیک سیرت احباب نے آزمایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی راہنمائی فرمائی اور وہ احمدیت کی آغوش میں آ گئے اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ احباب کے افادہ کے لئے ان میں سے ایک مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

✿ ...... مکرم صفاء غانم السامرائی۔ از بعقوبہ کردستان عراق کہتے ہیں:

جماعت کے ساتھ تعارف ہونے کے بعد میرے لئے نشان ظاہر ہوا۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

’’پچھلے سال (2007ء) مئی میں جبکہ رات کے وقت میں مختلف نئے چینلز کی تلاش کر رہا تھا کہ مَیں نے کسی کو یہ عدد کہتے ہوئے سنا: 10888۔

مَیں بہت گھبرا گیا۔ لیکن مَیں نے یہ فریکونسی ریسیور میں feed کی اور search کی تو اچانک میرے سامنے 14 نئے چینلز کی لسٹ آ گئی جن میں سے ایک MTA تھا۔ اور اس چینل پر سب سے پہلے جس شخصیت کو دیکھا وہ حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ تھے جو لقاء مع العرب پروگرام میں موجود تھے۔ اس دن سے مَیں MTA کے مختلف پروگرام دیکھ رہا ہوں۔ مَیں تو ایک لمبے عرصہ سے امام مہدی کو تلاش کر رہا تھا اور اپنے شیعہ دوستوں کے ساتھ اس سلسلہ میں بحث بھی کرتا تھا۔ الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ نے امام مہدی کو (ٹی وی کے ذریعہ) میرے گھر میں بھیج دیا۔

ایک دن MTA پر ایک پروگرام **کلام الإمام** میں مَیں نے سیدنا احمد علیہ السلام کا یہ کلام سنا جس میں آپ نے فرمایا کہ میرے بارہ میں خدا سے دعا کرو اور استخارہ کرو، اور دو رکعت نماز ادا کرو اور خدا سے کہو کہ اے اللہ اگر مرزا غلام احمد امام مہدی ہے اور سچا ہے تو مجھے اس کی صداقت کا کوئی نشان دکھا تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی نشان دکھا دے گا۔

چنانچہ مَیں نے خلوص نیت سے یہ دعا کی۔ اس کے بعد مجھے مکمل انشراح صدر ہو گیا اور ایک ہفتہ بعد ہی میرے لئے وہ نشان بھی ظاہر ہو گیا جو کہ درحقیقت بہت عظیم نشان تھا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ میری دوسری شادی 2001ء میں ہوئی لیکن ابھی تک ہم اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ اس کی وجہ میری بیوی کو لاحق کچھ ایسی مشکلات تھیں جن کی وجہ سے حمل نہیں ٹھہرتا تھا۔

چنانچہ اس دعا کے ایک ہفتہ بعد مجھے میری بیوی نے بتایا کہ اس کو اس دفعہ ماہواری نہیں ہوئی۔ دو دن بعد جب ہم نے ڈاکٹر سے چیک کروایا تو پتہ چلا کہ وہ حاملہ ہے۔ یہ نشان میرے لئے بہت عظیم الشان تھا۔ چنانچہ مَیں نے فوراً امام مہدی علیہ السلام کی بیعت کر لی ہے۔

میری درخواست ہے کہ آپ میری طرف سے حضرت مرزا مسرور احمد کی خدمت میں سلام عرض کریں اور میری بیعت ان کے حضور پیش کر دیں۔ مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے لئے اس دنیا میں اس سے بڑا کوئی فخر نہیں ہوگا اگر مجھے حضور کا غلام اور خادم بن کر آپ کی جوتیاں صاف کرنے کی سعادت مل جائے۔

میری بیوی حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ سے بہت محبت کرتی ہے کیونکہ ان کی شکل اس کے والد سے ملتی ہے اس لئے جب بھی وہ انہیں ٹی وی پر دیکھتی ہے رو پڑتی ہے۔

ہم نے دوسرے تمام چینلز کو خیرباد کہہ دیا ہے اور اب صرف MTA ہی دیکھتے ہیں۔ (خط جنوری 2008ء)

علاوہ ازیں سلسلہ کی تاریخ میں دو ایسے اصحاب کا ذکر بھی ملتا ہے جن کا تعلق بغداد سے تھا اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت حاصل کی۔ ان دو اصحاب کے جس قدر حالات ملتے ہیں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

حضرت حاجی مہدی صاحب عربی بغدادی نزیل مدراس

تعارف و بیعت:

آپ کا تعارف عربی بغدادی کے طور پر ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے 31/ جولائی 1897ء کے مکتوب بنام سیٹھ عبدالرحمٰنؓ مدراس میں ذکر ہے کہ آپ نے ایک فضیلت والی مسجد کیلئے چندہ کی تحریک کی تھی جس کا تذکرہ براہین احمدیہ میں ہے۔ اس پر حاجی مہدیؓ نے بھی چندہ دیا۔ اس کا ذکر حضرت اقدس نے اپنے 9/ اکتوبر 1897ء کے مکتوب میں فرمایا ہے۔ مزید ازاں آپ نے 22/ نومبر 1898ء کے خط میں حضرت حاجی مہدیؓ کے پچاس روپیہ بھجوانے کی رسید لکھی ہے۔ آپ مدراس میں وارد ہوئے، اور مدراس کے دیگر مبایعین کے ساتھ ہی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی۔

حضرت اقدسؑ کی کتب میں ذکر

حضرت اقدس علیہ السلام نے آپ کا ذکر ’سراج منیر‘ میں چندہ دہندگان کے ضمن میں کیا ہے۔

(مأخذ ضمیمہ انجام آتھم، سراج منیر، ذکر حبیب، مکتوبات احمدیہ جلد پنجم حصہ اول صفحہ 10، 22، بحوالہ تین سو تیرہ اصحاب صدق وصفا از نصراللہ خان ناصر وعاصم جمالی صفحہ 170)

حضرت عبدالوہاب صاحب بغدادی

حضرت عبدالوہاب صاحب بغدادی سیاحت یا کاروبار کے لئے ملک ہند میں وارد ہوئے اور قبول حق کی توفیق پائی۔ حضرت اقدس علیہ السلام نے کتاب البریہ میں آپ کا نام قاضی عبدالوہاب نائب قاضی ضلع بلاسپور ممالک متوسط 268 نمبر پر درج فرمایا ہے۔ (ممالک متوسط Middle East کو کہتے ہیں اور بغداد کا علاقہ اس میں شامل تھا۔ واللہ اعلم بالصواب)۔

(بحوالہ تین سو تیرہ اصحاب صدق وصفا از نصراللہ خان ناصر وعاصم جمالی صفحہ 306)

حَمَامَةُ الْبُشْریٰ

قبل ازیں ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت محمد بن احمد مکی صاحبؓ جب بیعت کے بعد مکہ شریف گئے تو وہاں تبلیغ کا کام شروع کر دیا اور اپنے ایک دوست علی طائع صاحب کے حوالے سے حضورؑ کی خدمت میں لکھا کہ حضورؑ انہیں اپنی کتب بھجوائیں تو وہ انہیں شرفاء وعلماء مکہ مکرمہ میں تقسیم کریں گے۔ اس خط کے ملنے پر حضورؑ نے اسے تبلیغ حق کا ایک غیبی سامان سمجھتے ہوئے ’’حمامۃ البشریٰ‘‘ عربی زبان میں تصنیف فرمائی جس میں حضورؑ نے دعویٰ مسیحیت، دلائل وفات مسیح اور نزول مسیح اور خروج دجال کا مفصل بیان اور مکفرین علماء کی طرف سے آپ کے عقائد اور دعویٰ پر اعتراضات کا جواب دیا ہے۔

یہ کتاب حضورؑ نے 1893ء میں ہی تصنیف فرما دی تھی تاہم اس کی اشاعت فروری 1894ء میں ہوئی۔ اس میں حضور علیہ السلام نے حضرت محمد بن احمد مکی صاحبؓ کا خط بھی درج فرمایا ہے۔ اس کتاب کے ٹائیٹل پیج پر حضور علیہ السلام نے دو شعر درج فرمائے ہیں جو نہایت ہی لطیف ہیں اور ذیل میں درج کئے جاتے ہیں ؎

حمامتنا تطير بريش شوق
وفي منقارها تحف السلام
إلى وطن النبي حبيب ربي
وسيد رسله خير الأنام

یعنی: ہماری کبوتری اپنی چونچ میں سلامتی کے تحفے لئے ہوئے شوق کے پروں کے ساتھ میرے رب کے محبوب اور نبیوں کے سردار، سرورِ کائنات نبی اکرم ﷺ کے وطن کی طرف محوِ پرواز ہے۔

چونکہ یہ کتاب لکھی ہی اہل مکہ وحجاز اور دیگر بلاد عربیہ کے باسیوں کے لئے گئی تھی اس لئے اس میں حضورؑ نے عربوں کو بڑے پُر تاثیر الفاظ میں مخاطب فرمایا اور اپنی جماعت میں شمولیت کی دعوت دی۔ مشتے از خروارے کے طور پر ایک اقتباس کا ترجمہ پیش خدمت ہے:

’’اے عرب کے شریف النفس اور عالی نسب لوگو! مَیں قلب وروح سے آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے میرے ربّ نے عربوں کے بارہ میں بشارت دی ہے اور الہامًا فرمایا ہے کہ مَیں اُن کی مدد کروں اور انہیں اُن کا سیدھا راستہ دکھلاؤں، اور ان کے معاملات کی اصلاح کروں، اور اِس کام کی انجام دہی میں مجھے آپ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ کامیاب وکامران پائیں گے۔

اے عزیزو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسلام کی تائید اور اس کی تجدید کے لئے مجھ پر اپنی خاص تجلّیات فرمائی ہیں اور مجھ پر اپنی برکات کی بارش برسائی ہے۔ اور مجھ پر قسما قسم کے انعامات کئے ہیں، اور مجھے اسلام اور نبی کریم ﷺ کی امت کی بدحالی کے وقت میں اپنے خاص فضلوں اور فتوحات اور تائیدات کی بشارت دی ہے۔ پس اے قومِ عرب! مَیں نے چاہا کہ تم لوگوں کو بھی ان نعمتوں میں شامل کروں۔ میں اس دن کا شدت سے منتظر تھا، پس کیا تم خدائے رب العالمین کی خاطر میرا ساتھ دینے کے لئے تیار ہو؟ ۔

(حمامۃ البشریٰ، روحانی خزائن جلد 7 صفحہ 182-183)

حضرت سید علی ولد شریف مصطفیٰ عرب

حضرت سید علی ولد شریف مصطفیٰ عرب صاحب کی بیعت بھی غالبًا 1891ء تا 1893ء کے درمیانی عرصہ کی ہے جس عرصہ میں حضرت شیخ محمد بن احمد مکی صاحب نے بیعت کی۔ ان کا ایک خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ’’سچائی کا اظہار‘‘ میں درج فرمایا ہے جو کہ 1893ء کی تالیف ہے۔

حضورؑ فرماتے ہیں: خلاصہ خط ایک عالم عربی سید علی ولد شریف مصطفٰے عرب:

سید صاحب عرب نے اپنے ایک لمبے خط میں بہت سے اشعار قصیدہ نعتیہ کے طور پر اور ایک لمبی عبارت نثر میں بطور مدح وثنا لکھی ہے چنانچہ اس کی طوفانی عبارتوں میں سے یہ عبارت بھی ہے:۔

إلى جناب الأجل الناقد البصير طود العقل الغزير وكوكب الشرق المنير ---الإلهام ركن الدولة الابدية سلطان الرعية الإسلامية ميرزا غلام احمد۔ فضائله تلوح كالكوكب في الآفاق للجاهل والعاقل بحر الندى الذى لا يرى له الساحل ومنبع العلوم والعطايا التى هى صافية المناهل۔

امید کہ کسی دوسرے موقعہ پر اس فاضل عرب کا قصیدہ اور مفصل خط بھی چھاپ دیا جائے گا۔ بالفعل بطور شہادت اسی قدر کافی ہے۔

(سچائی کا اظہار ‘ روحانی خزائن جلد 6 صفحہ 76 تا 80)

اس خط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مشرق کا درخشندہ ستارہ، صاحب الہام، ابدی سلطنت کے شہنشاہ جیسے عظیم القاب سے یاد کیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی کہا ہے کہ آپ کے علم کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔

حضرت سید علی ولد شریف مصطفیٰ عرب صاحب کے بارہ میں مزید معلومات میسر نہیں آ سکیں۔

عربی زبان تمام زبانوں کی ماں ہے

عربوں میں احمدیت کی تاریخ کے مضمون میں جہاں یہ ذکر ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک رات میں عربی لغت کے چالیس ہزار مادے سکھا دیئے وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی زبان کے بارہ میں انکشاف کا ذکر بھی ازبس ضروری ہے جس کا اعلان حضور نے 1895ء میں فرمایا۔ اس کے بارہ میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:

علماء اسلام کو غفلت میں سوئے ہوئے اور ان کی ہمدردیٔ دین اور اس کی خدمت سے عدم توجہی اور دنیا طلبی اور مخالفین کی دین اسلام کے مٹانے کے لئے مساعی اور ان کے حملوں کو دیکھ کر میرا دل بیقرار ہوا اور قریب تھا کہ جان نکل جاتی۔ تب مَیں نے اللہ تعالیٰ سے نہایت عاجزی اور تضرع سے دعا کی کہ وہ میری نصرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا کو قبول فرمایا۔ سو ایک دن جبکہ میں نہایت بیقراری کی حالت میں قرآن مجید کی آیات نہایت تدبر اور فکر اور غور سے پڑھ رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ مجھے معرفت کی راہ دکھاوے اور ظالموں پر میری حجت پوری کرے تو قرآن شریف کی ایک آیت میری آنکھوں کے سامنے چمکی اور غور کے بعد میں نے اسے علوم کا خزانہ اور اسرار کا دفینہ پایا۔ میں خوش ہوا اور الحمد للہ کہا اور اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا۔ اور وہ آیت یہ تھی۔ وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ

باقی صفحہ نمبر 8 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

اگر نمازوں اور عبادت کی طرف پوری توجہ نہیں تو پھر اس جلسہ کے بہت بڑے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں بن رہے ہوں گے۔ ان دنوں میں خالص نمازوں اور عبادتوں اور دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں کیونکہ یہی ہمارا یہاں جمع ہونے کا مقصد ہے۔

جلسہ کے ماحول میں بھی اور اس سے باہر اپنے ماحول میں بھی سلام کو رواج دیں۔

پیار و محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں تاکہ ان دعاؤں سے بھی حصہ پانے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں

(مہمانانِ جلسہ اور انتظامیہ کے لئے جلسہ کی مناسبت سے اہم ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ 25/جولائی 2008ء بمطابق 25/وفا 1387 ہجری شمسی بمقام حدیقة المہدی۔ آلٹن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

آج انشاء اللہ باقاعدہ افتتاح کے ساتھ شام کو جماعت احمدیہ یو۔کے کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ اس سال کا جلسہ سالانہ خلافت احمدیہ کے سو سال پورے ہونے اور اس سو سال میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور نصرتوں کی بارش کے شکرانے کے لئے جمع ہونے کی وجہ سے یہ جلسہ ایک خاص اہمیت کا جلسہ بن گیا ہے، بوڑھے، جوان، مرد، عورت، ہر احمدی کے دل میں اس کی خاص اہمیت ہے اور اس اہمیت کے پیش نظر اس سال جماعت احمدیہ برطانیہ کی انتظامیہ نے اندرون ملک بھی اور بیرون از برطانیہ بھی زیادہ مہمانوں کی متوقع آمد کے پیش نظر اپنے انتظامات میں وسعت پیدا کرنے کی کوشش کی ہے اور مجھے امید ہے کہ معمولی کمیوں کے علاوہ جو ایسے وسیع انتظامات میں جو عارضی بنیادوں پر کئے گئے رہ جاتی ہیں، عمومی طور پر انتظامات اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

ایک لمبے تجربہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنان کو اپنے اپنے کاموں کا ماہر بنا دیا ہے اور اس پر جب ایک احمدی کا جذبۂ ایمان بھی شامل ہو جائے تو پھر تو کارکنوں کے کام میں ایک دیوانگی ہوتی ہے اور اس سال تو جیسا کہ مَیں نے کہا خلافت جوبلی کا جلسہ بھی ہے۔ ہر کارکن بچے، جوان، بوڑھے میں ایک خاص جذبہ ہے اور یہ جذبہ اس سال خاص رنگ میں جہاں جہاں بھی جلسے ہو رہے ہیں، جن جن ملکوں میں بھی مَیں گیا ہوں نظر آ رہا ہے۔ چاہے وہ گھانا اور نائیجیریا کی پرانی جماعتوں کے جلسے ہوں یا بینن کی نئی جماعت کا جلسہ سالانہ یا امریکہ یا کینیڈا کا جلسہ۔

امریکہ کے احمدیوں کے بارے میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں، پتہ نہیں کیوں دوسری دنیا کے احمدیوں کو یہ خیال تھا کہ وہاں کے جلسہ میں وہ جوش اور رونق نہیں ہوگی جو باقی دنیا میں نظر آتی ہے۔ اکثر خطوں میں اب بھی جو مجھے آ رہے ہیں اس کا ذکر ہوتا ہے۔ شاید اس لئے یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ جو عمومی تاثر امریکہ کے بارے میں ہے اس میں ہمارے احمدی بھی رنگے گئے ہوں گے کیونکہ کافی تعداد وہیں پلے بڑھے نوجوانوں کی ہے۔ لیکن ایک تو یہ عمومی تاثر عوام کے بارہ میں بھی غلط ہے۔ عمومی طور پر وہاں کے عوام بہت اچھے ہیں اور جہاں تک احمدی کا سوال ہے جیسا کہ مَیں پہلے بھی کہہ چکا ہوں، وہ کسی بھی طرح کم نہیں ہیں، الحمد للہ۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کی برکت ہے۔

بہرحال آج تو برطانیہ کے جلسہ کا ذکر ہونا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے فضل سے عارضی انتظامات کے لحاظ سے تو اتنے وسیع انتظامات سخت قانونی پابندیوں کے ساتھ کہیں بھی نہیں ہوتے۔ تعداد کے لحاظ سے بھی، گزشتہ چند سالوں سے جو جلسے ہو رہے ہیں ان میں جرمنی اور برطانیہ کے جلسے برابر ہوتے ہیں۔ اس سال گھانا کا جلسہ تعداد کے لحاظ سے بہت آگے نکل گیا تھا۔

پاکستان کا مَیں نے ذکر نہیں کیا کیونکہ وہاں تو نام نہاد حق و انصاف اور آزادی کا دعویٰ کرنے والی حکومتیں گزشتہ 24 سال سے ہمیں جلسے کرنے نہیں دے رہیں۔ پتہ نہیں اس امن پسند جماعت سے ان لوگوں کو کیا خوف ہے۔ جلسہ کے ان دنوں میں مَیں آپ لوگوں کو یہ بھی تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان کے حالات کے لئے بہت دعا کریں۔ ایک تو عمومی ملکی حالات کے لئے بھی کہ پتہ نہیں حکمران ملک کو کس طرف لے جا رہے ہیں اور اس ملک کا کیا کرنا چاہتے ہیں۔ جب گزشتہ الیکشن ہوئے تو مولوی کو اس سال حکومت نہیں ملی تو وہ اپنی فطرت کے مطابق اس کا پورے ملک سے بدلہ لے رہا ہے اور جگہ جگہ فساد کر کے ملک کی بنیادیں کھوکھلی کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور حکمران اور سیاستدان باوجود اس حقیقت کے ظاہر ہو جانے کے کہ عوام نے کس طرح عمومی طور پر الیکشن میں انہیں ردّ کیا ہے، مُلّاں سے خوفزدہ ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ ان کی مفسدانہ حرکتوں کو سختی سے کچلیں ان کے آگے یوں جھکے ہوئے ہیں، یوں ان سے باتیں ہوتی ہیں جیسے ان کے زیرنگیں ہوں۔

بہرحال اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پر رحم کرے۔ دوسرے پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی دعا کریں، احمدی آزادی سے اپنے جو بھی فنکشنز ہیں وہ منعقد کر سکیں، سُکھ کا سانس لے سکیں، اپنے جلسے پوری شان و شوکت سے منعقد کر سکیں، ظالمانہ قانون کا خاتمہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ان اربابِ حل و عقد کو عقل دے جو اس بات کو سمجھتے نہیں کہ کس طرف وہ جا رہے ہیں اور کیا ان کے ساتھ ہونے والا ہے۔ ان دنوں میں خاص طور پر پاکستان سے آئے ہوئے احمدی پاکستان کے لئے بھی اور پاکستان کے احمدیوں کے لئے بھی بہت دعائیں کریں۔

پھر مَیں واپس یوکے (UK) کی طرف لوٹتا ہوں۔ گزشتہ جمعہ میں مَیں نے کارکنان کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ یہ میرا طریق ہے جس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کارکنان صحیح کام نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر دوسری جماعت کی طرح یہاں کے کارکنان بھی بہت جذبہ سے کام کرتے ہیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ اتنے وسیع عارضی انتظامات اور ان کے لئے لمبی تیاری بھی اتنی زیادہ کہیں نہیں ہوتی جتنی یہاں ہوتی ہے۔ جرمنی کا جلسہ گو تعداد کے لحاظ سے یو۔کے (UK) کے جلسہ کے برابر ہے لیکن ان کو کافی سہولتیں جلسہ گاہ میں میسر آ جاتی ہیں جو یہاں نہیں ہیں۔ گزشتہ سال کارکنوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک نیا تجربہ کرا دیا۔ یعنی موسم کی وجہ سے بارشوں نے کافی نظام درہم برہم کر دیا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنان نے بڑے احسن رنگ میں ان مشکل حالات میں بھی اپنی ڈیوٹیاں دیں۔ مشکلات کا سامنا اپنے

اپنے دائرے میں ہر شعبے کو کرنا پڑتا ہے اور اس لئے گزشتہ سال کرنا پڑا۔

اس سال بظاہر تو موسم کی پیشگوئیاں اچھی ہیں۔ خدا کرے کہ اچھی رہیں، دعائیں کرتے رہیں۔ اصلی کنجی تو ہر بات اور ہر چیز کی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے فضل کے بغیر تو کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ چاہے تو یہ موسمی پیشگوئیاں سچ ثابت ہوتی ہیں۔ انسان کا تو ایک اندازہ ہے جس پر بنیاد کر کے وہ موسم کا حال بتاتا ہے۔ لیکن جیسا کہ مَیں نے کہا کہ گزشتہ سال کے موسم کا ایک فائدہ ہوا ہے کہ خدام کو نئے تجربے ہو گئے۔ خدام جو ابھی تک صاف سڑکوں اور خشک جگہوں کے ماہر تھے، اب کیچڑ کے بھی ماہر ہو گئے ہیں۔ کسی نے کہا تھا کہ ''ہمارا گُر وکھوبے کا ماڑا ہے''، لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے گُر و کی بات نہیں اب ہمارے خدام بھی باوجود یو۔کے (UK) میں رہنے کے کھوبے کے ماہر ہو گئے ہیں۔ اب میرے خیال میں کوئی گاڑی کیچڑ میں پھنس بھی جائے تو ان کی ٹریننگ اتنی ہو گئی ہے کہ آرام سے نکال سکتے ہیں۔

بہرحال آنے والے مہمانوں سے مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کارکنان تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی محنت سے کام کرتے ہیں اور انشاء اللہ کریں گے۔ لیکن مہمانوں کی بھی کچھ ذمہ داریاں ہیں۔ جنہیں نبھانا آپ کا فرض ہے۔

سب سے پہلی بات تو یہ یاد رکھیں کہ خالصتاً یہاں جلسہ میں شامل ہونے کا مقصد للّٰہی ہونا چاہئے۔ اس لئے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور اس میں سب سے اہم چیز نمازوں کی ادائیگی ہے۔ صرف جلسہ میں بیٹھ کر، دلچسپی کی چند تقریریں سن کر آپ کے اس سفر کا مقصد پورا نہیں ہو جاتا۔ بلکہ ان دنوں میں ہر ایک ایسی پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرے کہ ان دنوں میں کی گئی عبادتیں اور نمازیں جلسہ میں شامل ہونے والوں کی زندگی کا ایک دائمی حصہ بن جائیں۔ ایسی نمازیں ہوں جن میں صرف خشوع وخضوع نہ ہو، تمام نمازیں وقت پر پڑھنے کی کوشش بھی کریں۔ بلکہ یہ لازمی کریں کہ باجماعت نمازیں ادا کرنی ہیں۔

یہاں نمازوں اور جلسہ کے دوران بازار عموماً بند رہتے ہیں۔ اس لئے نئے آنے والے مہمان اور پرانے مہمان بھی اس طرف جانے کی کوشش نہ کریں۔ بعض دفعہ بلاوجہ قواعد توڑنے کی کوشش کی جاتی ہے اور پھر اس طرح یہ زیادتی کر کے کارکنان کے لئے بھی مشکل کا باعث نہ بنیں۔ پھر یہاں جلسہ گاہ میں تو عموماً جلسہ کے دنوں میں اجتماعی تہجد کے لئے انتظام ہو گا اور یہاں لوگ آتے بھی ہیں لیکن دوسری قیام گاہوں میں بھی ان کے رہنے والے بھی اس بات کی پابندی کریں۔ اسلام آباد میں اجتماعی قیام گاہ ہے اسی طرح بیت الفتوح میں ہو گی، وہاں بھی تہجد اور فجر کی نماز کی پابندی کی کوشش کریں۔ پھر ایک بہت بڑی تعداد گھروں میں رہ رہی ہے۔ وہ بھی اگر کوئی سنٹر نزدیک ہے یا اس تک پہنچنا آسان ہے تو فجر اور مغرب عشاء سے اگر پہلے چلے گئے ہیں تو مغرب عشاء کی نمازیں باجماعت سنٹر یا مسجد میں جا کر ادا کرنے کی کوشش کریں۔ لندن میں رہنے والے جو لوگ ہیں، روزانہ جانے والے، خود بھی اس کی پابندی کریں اور اپنے مہمانوں کو بھی اس کی پابندی کروائیں۔ اگر نمازوں اور عبادت کی طرف پوری توجہ نہیں تو پھر اس جلسہ کے بہت بڑے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں بن رہے ہوں گے۔ کوئی تقریر فائدہ نہیں دے سکتی یا اس تقریر سے علمی حظ اٹھانے کا کوئی فائدہ نہیں اگر نمازوں کی طرف پورے شوق اور اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس کو ادا کرنے کی کوشش نہیں کر رہے۔ یہ خلافت جوبلی کا جلسہ ہے اس لئے بہت بڑی تعداد یہاں آئی ہے، مطلب یہ کہ خلافت جوبلی کے سال میں ہونے والا پہلا جلسہ ہے اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس دفعہ اکثریت اس حوالے سے اور اس اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے جلسہ میں شامل ہو رہی ہے۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے خلافت کی نعمت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ وہ مومنین کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا تو اس آیت میں یہ بتایا کہ وہ لوگ میری عبادت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانے کی وجہ سے ان پر یہ انعام ہو گا کہ ان کو خلافت کی وجہ سے تمکنت عطا ہو گی اور پھر یہ بات انہیں مزید عبادت کی طرف توجہ دلانے والی ہو گی۔

اور پھر اگلی آیت جو اس آیت استخلاف کے بعد آتی ہے، اس کے شروع میں ہی فرمایا وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ (النور:57) کہ عبادت کے لئے بنیادی چیز اور شریک نہ ٹھہرانے کے لئے پہلا قدم ہی نماز کا قیام ہے۔ اور قیام نماز کیا ہے؟ باجماعت نماز پڑھنا، سنوار کر نماز پڑھنا اور وقت پر نماز پڑھنا۔ نماز کے مقابلے میں ہر دوسری چیز کو ہیچ سمجھنا، کوئی حیثیت نہ دینا۔ پس ان دنوں میں تمام آنے والے مہمان، تمام جلسے میں شامل ہونے والے لوگ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دیں اور پھر صرف ان دنوں میں نہیں بلکہ ان دنوں میں یہ دعا بھی خاص طور پر کریں اور کوشش کریں کہ ان دنوں کی نماز کی عادت ہمیشہ آپ کی زندگیوں کا حصہ بن جائے تا اس نعمت سے حصہ لیتے رہیں جو خلافت کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔ اور جو انفرادی طور پر بھی ہر احمدی کے لئے تمکنت کا باعث بنے گی اور جماعتی طور پر بھی تمکنت کا باعث بنے گی اگر ہماری عبادتیں زندہ رہیں۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت ان دنوں میں خاص طور پر کریں کہ یہی ہمارا بنیادی مقصد ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے''۔ فرمایا: ''ایمان کی جڑ بھی نماز ہی ہے''۔

پس جب اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ وَعَدَاللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ یعنی اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایمان لانے والوں سے یہ وعدہ کیا ہے کہ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کہ وہ اُن کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا۔ تو ہر احمدی کو اس انعام سے فیض پانے کے لئے ایمان میں بڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ ایمان کی جڑ بھی نماز ہے اس جڑ کو پکڑنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بلکہ اس کی جڑیں ہمیں اپنے دل میں اس طرح لگانی ہوں گی کہ جو چاہے گزر جائے لیکن اس جڑ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ کسی بھی حالت میں اس جڑ کو نقصان نہ پہنچے۔ کیونکہ اس کو نقصان پہنچنا یا نمازوں میں کمزوری دکھانے کا مطلب یہ ہے کہ ایمان میں کمزوری پیدا ہو رہی ہے اور ایمان میں کمزوری جو پیدا ہو گئی تو خلافت سے تعلق بھی کمزور ہو گا۔ پس ان دنوں میں جب آپ خاص دنوں میں جمع ہوئے ہیں تو اپنی نمازوں کی حفاظت کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق نمازیں پھر ہماری حفاظت کریں۔ ہمارے ایمانوں میں مضبوطی پیدا ہو اور ہم اللہ تعالیٰ کا قرب پاتے ہوئے اس کے نام کے ہمیشہ وارث بنتے رہیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے مومنین سے کیا ہے۔

نماز میں دعاؤں کے طریق اور اس کی حقیقت کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''نماز تضرع اور انکسار سے ادا کرنی چاہئے اور اس میں دین اور دنیا کے لئے بہت دعا کرنی چاہئے''۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَلٰی صَلَوٰتِھِمْ یُحَافِظُوْنَ (المومنون:10) یعنی ایسے لوگ ہیں جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں اور کبھی ناغہ نہیں کرتے اور انسان کی پیدائش کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ وہ نماز کی حقیقت سیکھے۔ یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شے ہے جس سے تمام مشکلات آسان ہو جاتی ہیں اور سب بلائیں دُور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں۔ بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانہ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ہے۔ اس کو کسی کی حاجت نہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے اور اس لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی اگر ہلاک کرنے پڑیں تو ہلاک کر دیتا ہے۔ یاد رکھو نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی''۔

فرمایا: ''نماز تو ایسی چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے، مگر اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع وخضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو''۔

پس یہ دن اللہ تعالیٰ نے پھر ہمیں میسر فرمائے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اپنی نمازوں کو سنواریں اور دعاؤں میں دن رات گزاریں۔ خدا تعالیٰ سے اُن انعاموں کے طالب ہوں، وہ نمازیں خدا تعالیٰ ہمارے نصیب کرے جو ہر طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچانے والی ہوں۔ ان دنوں میں ہمیں ایسی دعائیں مانگنے کی توفیق ملے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کو جذب کرتے ہوئے ہمیشہ ہمیں اس کی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بناتے چلے جانے والی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمارے مخالفین کو سمجھ اور ہدایت دے اور اگر اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق ان کا یہ مقدر نہیں تو ہمیں اُن کے شر سے بچانے کے ہمیشہ سامان فرماتا رہے۔ پس ان دنوں میں خالص نمازوں اور عبادتوں اور دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں کیونکہ یہی ہمارا یہاں جمع ہونے کا مقصد ہے۔

جلسہ پر آنے والے ہر احمدی کو سب سے پہلے یہ بنیادی مقصد اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ دوسری بات جو مَیں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جلسہ کے دنوں میں سلام کو رواج دیں۔ خدا تعالیٰ نے جو ہمیں احکام دیئے ہیں ان میں یہ بھی بڑا بنیادی حکم ہے اور آپس کے پیار و محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔

پھر آنے والے مہمان یہ بھی یاد رکھیں کہ گو میزبان پر مہمان کا بہت حق ہے لیکن بعض ذمہ داریاں مہمان کی بھی ہیں۔ ایک حکم ہمیں قرآن کریم میں سورۃ احزاب میں آیا ہے جو کہ آنحضرت ﷺ کے حوالے سے ہے لیکن یہ مہمان کے لئے ایک بنیادی حکم ہے جسے عمومی طور پر تو ہر مہمان کو جو کسی بھی مقصد کے لئے مہمان بن کر کسی کے ہاں جائے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے، لیکن جلسہ سالانہ پر آنے والے مہمانوں کو خصوصیت

سے یہ یاد رکھنا چاہئے۔ کیونکہ جلسہ پر آنے والے مہمان ایک خاص مقصد کے لئے آتے ہیں اور خاص طور پر جماعتی نظام کے تحت ٹھہرنے والے مہمان تو اس کا خاص اہتمام کریں۔

پہلی بات یہ ہے کہ بن بلائے مہمان نہ جاؤ۔ آنحضرت ﷺ کا اُسوہ حسنہ اس میں ہمارے سامنے ہے کہ ایک دعوت میں جب مقررہ تعداد سے زیادہ لوگ آپؐ کے ساتھ شامل ہو کر چلے اور ایک شخص زائد تھا جو ان لوگوں میں شامل ہو گیا، باتیں کرتا ہوا اس گھر تک پہنچ گیا جہاں کھانے کی دعوت دی گئی تھی۔ تو آپؐ نے گھر والے سے اجازت لی کہ اس طرح میرے ساتھ یہ زائد شخص آ گیا ہے، اگر تم چاہو تو میرے ساتھ اندر داخل ہو جائے، اگر نہیں تو بغیر کسی تکلف اور پریشانی اور شرمندگی کے بتا دو تو مَیں اس کو کہوں گا کہ واپس چلا جائے۔

پس ایک تو یہ کہ باہر سے آنے والے یاد رکھیں گو کہ جلسہ پر آئے ہیں، دعوت پر آئے ہیں، بغیر دعوت کے نہیں آئے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جماعتی مہمان نوازی ایک معینہ مدت تک کے لئے ہے۔ اس کے بعد ضد کر کے بعض لوگ ٹھہرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بات پھر بن بلائے والی بات اور بعد میں پھر تکلیف دینے والی بات بن جاتی ہے۔ بعض لمبے عرصہ کی ٹکٹوں کی تاریخیں لے کر آتے ہیں اور اس کے بعد یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ اب کیا کریں مجبوری ہے اور پھر اس عرصہ میں کام وغیرہ بھی کرتے ہیں۔ تو اگر مجبوری ہے تو جو رقم کما رہے ہیں اس میں سے خرچ کریں اور اپنے اخراجات خود پورے کریں اور جماعت پر بوجھ نہ بنیں۔ اتنا لمبا عرصہ رہنے والوں کی وجہ سے انتظامی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ گزشتہ سال بھی پیدا ہوئے اس سے پہلے بھی پیدا ہوتے رہے اور ان کو جگہ خالی کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو پھر سب ایسے لوگوں کو شکوہ ہوتا ہے۔ پھر قانونی طور پر کام کی اجازت نہیں ہے۔ ویزا جو ملا ہوتا ہے وہ وزٹ ویزا ہوتا ہے اس لئے بعض مشکلات بھی پیدا ہوتی ہیں، بعض مسائل ہوتے ہیں۔ جماعت کے لئے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ اگر حکومتی اداروں کو پتہ چل جائے اور بعض کے متعلق پتہ چل بھی جاتا ہے۔ اس لئے چند ایک وہ لوگ جو اس قسم کی حرکتیں کرتے ہیں ان سے مَیں کہہ رہا ہوں کہ اگر اس طرح بعد میں رہنا ہے تو اپنا انتظام خود کریں اور جماعت سے کسی قسم کا شکوہ نہ کریں کیونکہ جلسہ کے بعد لمبا عرصہ رہنا پھر اس زمرہ میں آئے گا کہ دعوت کے بعد بیٹھ کر گھر والے کو تکلیف دے رہے ہیں اور اس کے لئے تکلیف کا باعث بن رہے ہیں۔

پھر ایک بات یہ بھی مہمانوں کو یاد رکھنی چاہئے کہ ان کی خدمات کرنے والے مختلف طبقات سے کارکنان آتے ہیں بہت پڑھے لکھے بھی ہیں اور عام پڑھے لکھے بھی ہیں اور مختلف پیشوں میں کام کرنے والے بھی ہیں۔ یہ سب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں اور شوق سے پیش کرتے ہیں۔ عموماً ہر کارکن بڑی خوشدلی سے یہ کر رہا ہوتا ہے اور ہر کام کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ مَیں بھی انہیں جلسہ سے پہلے دو تین مرتبہ ہر طرح سے مہمانوں کا خیال رکھنے اور ان کی خدمت کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ لیکن اگر کبھی کسی سے کوئی اونچ نیچ ہو جائے تو مہمانوں کو بھی برداشت کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اگر ہر مہمان اور ہر شخص جو جلسہ میں شامل ہو رہا ہے اپنی بھی ذمہ داری سمجھے تو بعض بدمزگیاں جو پیدا ہو جاتی ہیں، نہ ہوں۔

گزشتہ سال کی بارش کی وجہ سے جو نظام میں دقت پیدا ہوئی، بعض خرابیاں ان کمیوں کی وجہ سے آئیں اس کی وجہ سے ٹرانسپورٹ کے کارکنان اور مسافروں میں بعض چھوٹی چھوٹی بدمزگیاں پیدا ہوئیں اور اب بھی مجھے شکایت ملی ہے بعض مہمان ایسے ہیں کہ مثلاً سڑکوں پہ گاڑیاں روکنا منع ہیں۔ حکومتی انتظامیہ کی طرف سے بھی منع ہے، ہمسایوں کے لئے بھی دقت کا باعث بنتا ہے۔ کسی چھوٹے شہر میں، قصبے میں گاڑی کھڑی کر دیتے ہیں۔ سختی سے بار بار ایم ٹی اے پر اعلان بھی ہو رہا ہے جماعتوں کو بتایا بھی گیا ہے لیکن اس کے باوجود بعض یورپ سے آنے والے اپنی گاڑیاں کھڑی کر کے ٹیکسی پر آ جاتے ہیں۔ یہ بالکل غلط طریق ہے، قواعد کی پابندی کریں۔ اگر اس مقصد کے لئے آئے ہیں کہ جلسے کی برکات سے فائدہ اٹھانا ہے۔ کارکنوں کو بھی اگر بعض بدمزگیاں پیدا ہوتی ہیں تو کارکن بھی بعض دفعہ تیز ہو جاتے ہیں۔ ان کو بھی انسان سمجھ کر ان کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں سے صرف نظر کرنا سیکھیں تو بدمزگیاں نہ صرف بڑھیں گی نہیں بلکہ پیدا ہی نہیں ہوں گی۔

پھر کھانے کے وقت میں بعض دفعہ عورتیں اور بچے یا ایسے مریض جن کو شوگر وغیرہ کی بیماری ہے، بھوک برداشت نہیں کر سکتے ان کو لمبے فاقے کی وجہ سے دقت پیدا ہوتی ہے، وہ لمبا فاقہ نہیں کر سکتے۔ اگر کسی وجہ سے پروگرام لمبا ہو جاتا ہے یا ٹریفک کی وجہ سے کسی کو زیادہ وقت لگ جاتا ہے۔ بچوں والوں اور مریضوں کو بعض دفعہ کھانے کی حاجت ہوتی ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔ تو اس بارے میں پہلے تو کارکنوں کو مَیں کہتا ہوں کہ اتنی سختی نہ کیا کریں کہ ایسے لوگوں کے لئے پروگرام کے دوران بھی اگر کسی کو ضرورت پڑتی ہے کیونکہ دکانیں تو بند ہوں گی تو کھانے کا انتظام کر دیا کریں، اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرے ایسے بچوں والے اور مریض جلسے کے ہنگامی حالات کے پیش نظر اپنی جیب میں بھی کوئی چیز کھانے کی رکھ لیا کریں تا کہ کسی بھی قسم کی بدمزگی سے بچ سکیں، تکلیف سے بچ سکیں۔

پھر ٹرانسپورٹ کے انتظار میں بھی وقت لگ سکتا ہے۔ گو کہ اس دفعہ انتظام گزشتہ سال کی نسبت بہت بہتر ہے، انشاء اللہ تعالیٰ دقت نہیں ہو گی۔ لیکن پھر بھی کسی امکان کو ہم ردّ نہیں کر سکتے۔ خاص طور پر واپسی کے وقت جب زیادہ رش پڑ جاتا ہے اُس وقت بعض دقتیں پیدا ہو سکتی ہیں تو انتظامیہ بھی ایسی ہنگامی صورتحال کے لئے جہاں جہاں بھی بسوں کے سٹینڈ بنائے گئے ہیں جہاں سے مسافروں کو اٹھانے کا انتظام ہے، (مسافر) اپنے پاس بھی کچھ رکھیں اور ضیافت کی ٹیم کا بھی کام ہے کہ ان کے سپرد کچھ کر دیا کریں اور کچھ نہیں تو پیٹا بریڈ (Pita Bread) کے پیکٹ رکھ دیا کریں تا کہ فوری طور پر اگر دیر ہو جاتی ہے تو ہنگامی طور پر کچھ نہ کچھ کھانے کو مل جائے۔

گزشتہ سال بھی بعض ایسی شکایات آتی رہی ہیں لیکن مہمانوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ میزبان کا جو فرض ہے وہ تو پورا کرے گا لیکن مہمانوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے تو اس اُسوہ پر چلنا ہے جو آنحضرت ﷺ کا تھا یا جس کے نمونے ہمیں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کس قسم کے مہمان تھے اس کا ایک نمونہ بھی دیکھ لیں، مَیں نے ایک روایت میں سے نکالا ہے۔ میزبانوں کے نمونے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مَیں نے گزشتہ خطبہ میں پیش کئے تھے۔ لیکن آپؑ جب مہمان تھے تو کس طرح ان کے مہمان تھے۔

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ عنہ تحریر کرتے ہیں کہ جنگ مقدس (جنگ مقدس وہ تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عیسائیوں کے درمیان ایک مباحثہ ہوا تھا اور عبداللہ آتھم عیسائیوں کی طرف سے پیش ہوا تھا۔ آپ سفر پر گئے تھے وہاں آپؑ مہمان تھے۔) کی تقریب پر بہت سے مہمان جمع ہو گئے تھے۔ ایک روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے کھانا رکھنا یا وقت پہ کھانا پیش کرنا گھر والے بھول گئے۔ کہتے ہیں کہ مَیں نے اپنی اہلیہ کو تاکید کی ہوئی تھی مگر وہ کثرت کاروبار اور مشغولیت کی وجہ سے بھول گئی۔ یہاں تک کہ رات کا بہت بڑا حصہ گزر گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بڑے انتظار کے بعد استفسار فرمایا تو سب کو فکر ہوئی۔ بازار بھی بند ہو چکا تھا اور کھانا نہ مل سکا۔ حضرتؑ کے حضور صورتحال کا اظہار کیا گیا۔ آپؑ نے فرمایا اس قدر گھبراہٹ اور تکلّف کی کیا ضرورت ہے۔ دسترخوان میں دیکھ لو کچھ بچا ہوا ہو گا، وہی کافی ہے۔ دسترخوان میں دیکھا تو اس میں روٹیوں کے چند ٹکڑے تھے۔ آپؑ نے فرمایا یہی کافی ہیں اور ان میں سے ایک دو ٹکڑے لے کر کھا لئے اور بس۔

لکھتے ہیں بظاہر یہ واقعہ معمولی معلوم ہو گا مگر اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سادگی اور بے تکلفی کا ایک حیرت انگیز اخلاقی معجزہ نمایاں ہے۔ کھانے کے لئے اس وقت نئے سرے انتظام ہو سکتا تھا اور اس میں سب کو خوشی ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ساری رات بیٹھ کر بھی پکانا پڑتا تو اس میں ایسی کیا بات تھی خوشی محسوس کرتے۔ مگر آپؑ نے یہ پسند نہ فرمایا کہ بے وقت تکلیف دی جاوے اور نہ اس بات کی پرواہ کی کہ پُرتکلف کھانا آپ کے لئے نہیں آیا اور نہ اس غفلت اور بے پرواہی پر کسی سے جواب طلب کیا اور نہ خفگی کا اظہار کیا۔ بلکہ نہایت خوشی اور کشادہ پیشانی سے دوسروں کے لئے گھبراہٹ کو دُور کر دیا۔

پس اگر کسی بھول چوک یا ہنگامی حالت کی وجہ سے کسی کی مہمان نوازی میں کمی رہ بھی جائے تو کسی قسم کا غصہ کرنے کی بجائے ہمیشہ یہ مدنظر رکھیں کہ ہمارے یہاں آنے کا مقصد کیا ہے؟ سینکڑوں یا ہزاروں میل کا سفر کر کے آنے کے باوجود اگر اس مقصد کو پیش نظر نہیں رکھتے، اپنی روحانی، اخلاقی اور علمی حالت بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں کرتے تو یہاں جلسہ پر آنے کے مقصد کو پورا کرنے والے نہیں ہیں۔

گزشتہ دورہ میں جب مَیں نے افریقہ کا دورہ کیا ہے، مَیں نے اس کا اپنے خطبہ میں ذکر بھی کیا تھا کہ بینن سے آئے ہوئے لوگوں کو، آئیوری کوسٹ سے آئے ہوئے بعض لوگوں کو بعض وجوہات کی وجہ سے ایک وقت کھانا نہیں مل سکا۔ لیکن جب ان سے کہا گیا اور معذرت کی گئی۔ ان کا انتظام نئے سرے سے ہو گیا تو انہوں نے کہا اس معذرت کرنے کی کوئی وجہ نہیں۔ ہم جس مقصد کے لئے آئے ہیں وہ ہمارا مقصد پورا ہو گیا ہے اور جلسہ پر ہم شامل ہو گئے ہیں اور خلیفۂ وقت کی موجودگی میں جلسہ ہوا اس میں شامل ہو گئے ہیں۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کو ہم کہتے ہیں کہ افریقہ میں نئے آنے والے۔ نئے آنے والے ایمان میں ترقی کرنے والے بنتے چلے جا رہے ہیں۔

پھر چھوٹی چھوٹی باتوں کا شکوہ بسا اوقات عورتوں کی طرف سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے تمام مہمان یاد رکھیں کہ چاہے مرد ہوں یا عورتیں۔ اگر میزبانوں کی طرف کی ذمہ داریاں اور فرائض ہیں تو مہمانوں کی بھی ذمہ داریاں ہیں اور فرائض ہیں۔ مہمان صرف حقوق نہیں رکھتا جیسا کہ مَیں بیان کر آیا ہوں۔

آنحضرت ﷺ نے تو مہمان کی مہمان نوازی کا حق تین دن کے بعد ختم کر دیا۔ اس کے بعد تو میزبان کا احسان ہے جو وہ مہمان پر کرتا ہے۔ ایک احمدی مہمان جب جلسہ سالانہ پر مہمان بن کر آتا ہے تو

اس کا مقصد مہمان نوازی کروانا نہیں ہوتا بلکہ وہ طریق سیکھنا ہوتا ہے جس سے وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کر سکے اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کر سکے۔ اور اگر ان باتوں کا علم پہلے سے ہے، حقوق ادا کرنے والا ہے، نہ صرف علم ہے بلکہ کرنے والا ہے تو اس میں جلسے کی برکت سے مزید جلا پیدا کر سکے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر اجتماعی طور پر کی گئی دعاؤں سے حصہ لینے والا بن کر پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بن سکے۔

پس ان دنوں میں نمازوں اور دعاؤں پر زور دیں، نوافل کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ جلسہ کے ماحول میں بھی اور اس سے باہر اپنے ماحول میں بھی سلام کو رواج دیں۔ پیار و محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا کریں تاکہ ان دعاؤں سے بھی حصہ پانے والے ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں اور جو بھی ان کے حصول کی نیک نیتی سے خواہش کرے گا اور اس کے لئے کوشش کرے گا تو ہمیشہ ہر ملک کے جلسے میں شامل ہونے والوں کو یہ دعائیں فیض پہنچاتی رہتی ہیں، یہاں بھی فیض پہنچائیں گی۔

جماعت کی ترقی کی ضمانت جب اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمائی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت کے لئے کی گئی دعاؤں کی قبولیت کی ضمانت بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرما دی۔ اور اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ان دعاؤں کے پیچھے وہ دعائیں بھی کام کر رہی ہیں بلکہ وہ دعائیں ہی کام کر رہی ہیں جو آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمّت کے ان افراد کے لئے کی ہیں جو آپ ﷺ کے عاشق صادق کی جماعت میں شامل ہوئے۔ پس ان دعاؤں سے حصہ دار بننا اب ہمارے اعمال پر منحصر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

انتظامی طور پر بھی چند باتیں کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ ہر شخص اپنے ماحول پر نظر رکھے۔ جتنی تعداد بڑھ رہی ہے جلسے میں آنے والوں کی، اور اس سال خاص طور پر حالات کی وجہ سے، حالات اور اپنے ماحول پر نظر رکھنا بہت ضروری ہے۔ کوئی اجنبی مشکوک چہرہ اگر آپ دیکھیں تو فوراً انتظامیہ کو بتائیں۔ جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے اپنے اردگرد نظر رکھیں۔ کوئی شخص اگر کسی جگہ اپنی کوئی چیز چھوڑ کر اٹھتا ہے تو فوراً اس کو توجہ دلائیں۔ اگر کوئی چیز بیگ یا لفافے وغیرہ، کوئی چیز ہو، پڑی ہوئی دیکھیں تو انتظامیہ کو توجہ دلائیں۔ سیکیورٹی والے بھی خاص طور پر اس پر نظر رکھیں۔ خاص طور پر خواتین کے جلسے میں، ان کی مارکی میں بہت زیادہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے اور نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ کوئی عورت جلسہ گاہ میں منہ ڈھانک کر نہ بیٹھے۔ اگر کوئی ایسے بیٹھی ہو تو سیکیورٹی والوں کا کام ہے، ساتھ بیٹھے ہوؤں کا کام ہے کہ کوشش کر کے اس کا چہرہ دیکھیں۔

پھر صفائی کا خیال رکھیں۔ آپ کو جو پروگرام یہاں چھپا ہے اس میں جو ہدایات دی گئی ہیں ان میں بھی ان سب باتوں کا ذکر ہے ان کو غور سے پڑھیں۔ عموماً ہدایات کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے اور یہ عمومی حالت ہے۔ جہاز پر بھی جب ہم سفر کرتے ہیں تو عموماً جو زیادہ سفر کرنے والے لوگ ہیں وہ جو سفر کی اناؤنسمنٹ (Announcement) ہوتی ہے، سفر کی ہدایات کی اگر ایسی ہنگامی صورت ہو جائے تو یہ یہ کرنا ہے، عموماً اس کو ایک رسم سمجھ کے نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن ان کو غور سے سننا چاہئے۔ مَیں تو ہمیشہ ہر سفر میں غور سے دیکھتا ہوں۔ ہر دفعہ کوئی نہ کوئی بات نئے زاویے سے سامنے آ جاتی ہے بلکہ مَیں تو اس کے بعد ان کا کارڈ بھی پڑھتا ہوں۔ بعض مسافر شاید اس لئے نہ سننا چاہتے ہوں کہ وہم کی وجہ سے ان کی طبیعت نہ خراب ہو جائے، اس لئے وہم کرنے کی بجائے اور خوفزدہ ہونے کی بجائے یہ ہدایات سن کر اپنے لئے بھی، مسافروں کو تو ویسے بھی سفر میں دعائیں کرتے رہنا چاہئے، اور باقی مسافروں کے لئے بھی دعائیں کرنی چاہئیں۔ ان کو بلکہ ایسے حالات میں موقع مل جاتا ہے۔

گزشتہ دنوں ہمارے کچھ عزیز امریکہ میں دریا کی سیر کے لئے گئے۔ وہاں دریا میں چٹانیں اور تیز لہریں بھی ہیں۔ ان ملکوں میں ہنگامی تقاضے کی وجہ سے وہ بڑی ہدایات دیتے ہیں۔ تو عزیزہ نے مجھے بتایا کہ جب وہ ہدایات دے رہے تھے تو ہم سرسری طور پر ان کو کانوں سے سن رہے تھے، ان ہدایات کو نہیں دیکھا اور اتفاق ایسا ہوا کہ کشتی کو حادثہ پیش آ گیا اور کشتی الٹ گئی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا سب بچ گئے لیکن اس وقت کہتی ہیں ہمیں ہر ہدایت یاد آنی شروع ہوئی۔ جس کو جو بھی ہدایت یاد تھی اس نے اس پر عمل کرنا شروع کیا۔ تو ہدایات فائدہ کے لئے ہوتی ہیں اور ہر موقع کے لئے جو ہدایات دی جاتی ہیں وہ اس موقع کی مناسبت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہوتی ہیں اس لئے ان کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کہ ہم جلسہ پر آتے رہے ہیں، سرسری طور پر بعض ہدایات دیکھتے ہیں کہ پچھلے 24 سال سے یا 25 سال سے یا سو سال سے ہم یہ ہدایات سن رہے ہیں کیا فرق پڑتا ہے۔ فرق یہ پڑتا ہے کہ پھر بے احتیاطی کی عادت پیدا ہو جاتی ہے اور بے احتیاطی سے پھر انسان نقصان اٹھاتا ہے۔ پس ہدایات جہاں کی بھی ہوں ہمیشہ غور سے دیکھنی چاہئیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تو ان جلسہ کی ہدایات کو بھی غور سے دیکھیں اور خاص طور پر سیکیورٹی، صفائی اور ٹرانسپورٹ کے انتظامات اور سلام کو رواج دینا اور نمازوں کی باجماعت ادائیگی کی طرف خاص توجہ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ اس جلسے میں شامل ہونے والوں کو اپنی حفاظت میں رکھے اور ہر لحاظ سے یہاں جلسہ میں شامل ہونا سب کے لئے بابرکت ہو۔ دعاؤں کی توفیق ملتی رہے۔ انتظامیہ سے بھی ہر لحاظ سے مکمل تعاون کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾ ☾

بقیہ: عربوں میں تبلیغ احمدیت
از صفحہ نمبر 4

اِلَیْکَ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَمَنْ حَوْلَھَا وَتُنْذِرَ یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْہِ۔ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّۃِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ (الشوریٰ:8)

اس آیت کے متعلق مجھ پر کھولا گیا کہ یہ آیت عربی زبان کے فضائل پر دلالت کرتی ہے اور اشارہ کرتی ہے کہ عربی زبان تمام زبانوں کی اور قرآن مجید تمام پہلی کتابوں کی ماں ہے اور یہ کہ مکّہ مکرمہ اُمُّ الأرْضِیْن ہے''۔

(ملخّص از منن الرحمن جلد 9 صفحہ 180 تا 184)

اس کے بعد آپؑ نے اس تحقیق پر مشتمل اپنی کتاب ''منن الرحمٰن'' لکھی اور یہ چیلنج دیا کہ اگر کوئی شخص دوسری کسی زبان کے یہ کمالات ثابت کر دے تو پانچ ہزار روپیہ کا انعام پائے گا۔

اس تحقیق سے کہ عربی امّ الألسنہ ہے آپ نے اسلام کی عالمگیر فتح کی بنیاد رکھ دی۔ کیونکہ عربی زبان کے امّ الألسنہ اور الہامی زبان ثابت ہونے سے یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ تمام کتابوں میں سے جو مختلف زبانوں میں مخصوص قوموں کی اصلاح کے لئے انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوئیں، سب سے اعلیٰ اور ارفع، اتم اور اکمل اور خاتم الکتب اور ام الکتب قرآن مجید ہے اور رسولوں میں سے خاتم النبیین اور خاتم الرسل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن پر یہ عظیم کتاب نازل ہوئی۔

(روحانی خزائن جلد 9 صفحہ 6-7)

حضرت عثمان عرب صاحبؓ

حضرت عثمان عرب رضی اللہ عنہ کا تعلق طائف شریف سے تھا۔ ان کی بیعت ابتدائی زمانہ کی ہے۔ ان کے بارہ میں مزید تفصیلات میسر نہیں آ سکیں، ان کا ذکر حضورؑ نے ضمیمہ انجام آتھم میں 313 صحابہ میں 292 نمبر پر کیا ہے۔ اور انجام آتھم آپؑ نے 1896ء میں تالیف فرمائی تھی۔

(انجام آتھم، روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 328)

عربی زبان سیکھنے کی نصیحت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے 21 اپریل 1899ء یوم عید اضحیٰ کو فرمایا:

''مَیں یہ بھی اپنی جماعت کو نصیحت کرنی چاہتا ہوں کہ وہ عربی سیکھیں کیونکہ عربی کی تعلیم کے بدُوں قرآن کریم کا مزا نہیں آتا۔ پس ترجمہ پڑھنے کے لئے ضروری اور مناسب ہے کہ تھوڑا تھوڑا عربی زبان کو سیکھنے کی کوشش کریں۔ آج کل تو آسان آسان طریق عربی پڑھنے کے نکل آئے ہیں۔ قرآن شریف کا پڑھنا جبکہ ہر مسلمان کا فرض ہے تو کیا اس کے معنے یہ ہیں کہ عربی زبان سیکھنے کی کوشش نہ کی جاوے، اور ساری عمر انگریزی اور دوسری زبانوں کے حاصل کرنے میں کھو دی جاوے؟''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 297)

عربی کی اشاعت وترویج کے لئے عملی مہم

اس بارہ میں قبل ازیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے عربی کی اشاعت وترویج کے لئے ایک عملی مہم بھی شروع کی۔ یعنی اپنی جماعت کے دوستوں کو تحریک فرمائی کہ وہ عربی زبان سیکھیں اور اسے اپنی روزمرہ کی گفتگو میں اظہار خیال کا ذریعہ بنائیں۔ آپ کے نزدیک کسی زبان کے سیکھنے کی صورت یہ نہیں تھی کہ پہلے صرف ونحو پڑھی جائے، بلکہ بہتر طریقہ یہ تھا کہ اسے بولا جائے۔ بولنے سے ضروری صرف ونحو خود بخود آ جاتی ہے۔ چنانچہ اسی لئے حضرت اقدسؑ نے 1895ء میں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کو (جو اس وقت 14 برس کے تھے) عربی کا قریبا ایک ہزار فقرہ ترجمہ سے لکھوایا۔ حضور روزانہ پندرہ بیس کے قریب فقرے لکھوا دیتے اور دوسرے دن سبق سن کر اور لکھوا دیتے۔ پیر سراج الحق صاحب نعمانی بھی حضرت میر صاحب کے ہم سبق تھے۔

(تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 522)

وفد نصیبین

جن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب (مسیح ہندوستان میں) تالیف فرما رہے تھے۔ انہی ایام میں معلوم ہوا تھا کہ نصیبین (ملک عراق، عرب) میں حضرت مسیح ناصری کے بعض آثار موجود ہیں جن سے ان کے اس سفر کا پتہ ملتا ہے اور تصدیق ہوتی ہے کہ وہ کشمیر میں آ کر رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرین مصلحت سمجھا تھا کہ ایک وفد بھیجا جائے جو ان آثار وحالات کی خود تحقیق کرے اور پھر اسی راستہ سے جو حضرت مسیح نے کشمیر آنے کے لئے تجویز کیا تھا واپس ہوتے ہوئے قادیان پہنچ جائے۔

تین رکنی اس وفد کے بارہ میں حضورؑ نے فرمایا کہ:

ان کے لئے ایک عربی تصنیف بھی میں کرنی چاہتا ہوں جو بطور تبلیغ کے ہو۔ اور جہاں جہاں وہ جائیں اسکو تقسیم کرتے رہیں۔ اس طرح پر اس سفر سے یہ بھی فائدہ ہوگا کہ ہمارے سلسلہ کی اشاعت بھی ہوتی جائے گی۔

اس وفد کو الوداع کرنے کے لئے جلسہ 12 تا 14 نومبر 1899 میں منعقد ہوا جسے جلسہ الوداع کہا گیا۔ لیکن بعض پیش آمدہ امور ضروریہ کی وجہ سے یہ وفد نصیبین کے لئے روانہ نہ ہو سکا۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں ملفوظات جلد 1 صفحہ 331 تا 336)

(باقی آئندہ)

خلفائے احمدیت کا مختصر تعارف

حضرت حافظ مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ
(1965ء تا 1982ء)

حضرت مسیح موعودؑ کو اللہ تعالیٰ نے نافلہ کے بارہ میں کئی بشارات سے نوازا جن میں سے ایک درج ذیل ہے:

’’اور تُو اپنی ایک دُور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ ہم ایک لڑکے کی بشارت تجھے دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا۔‘‘

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

’’چند روز ہوئے یہ الہام ہوا تھا: اِنَّا نُبَشِّرُکَ بِغُلَامٍ نَافِلَةً لَکَ۔ ممکن ہے کہ اس کی یہ تعبیر ہو کہ محمود کے ہاں لڑکا ہو کیونکہ نافلہ پوتے کو بھی کہتے ہیں یا بشارت کسی اور وقت تک موقوف ہو۔‘‘

۞......حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک خاص فرزند کی بشارت دی تھی۔ چنانچہ آپؓ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

’’مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا۔‘‘

۞......غرض حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ایک رنگ میں موعود خلیفہ تھے اور الٰہی بشارات کے مطابق 16 نومبر 1909ء کو بوقتِ شب قادیان میں پیدا ہوئے۔ آپ نے اپنی مقدس دادی سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ کی آغوشِ محبت میں بچپن گزارا اور تربیت پائی۔ آپ نے اپنے مقدس والد حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی کامل اطاعت اور تربیت میں جوانی بسر کی۔ تیرہ سال کی عمر میں حفظِ قرآن کی تکمیل کی توفیق ملی۔ بعد ازاں حضرت مولانا سیّد محمد سرور شاہ صاحبؓ سے عربی اور اُردو کی تعلیم پائی۔ پھر مدرسہ احمدیہ میں دینی علوم کی تحصیل کے لئے باقاعدہ داخل ہوئے اور جولائی 1929ء میں آپؒ نے پنجاب یونیورسٹی سے "مولوی فاضل" کا امتحان پاس کیا۔ اس کے بعد میٹرک کا امتحان دیا اور پھر گورنمنٹ کالج لاہور میں داخل ہوکر 1934ء میں بی۔اے کی ڈگری حاصل کی۔ اگست 1934ء میں آپؒ کی شادی ہوئی۔ 6 ستمبر 1934ء کو بغرضِ تعلیم انگلستان کے لئے روانہ ہوئے۔ آکسفورڈ یونیورسٹی سے ایم۔اے کی ڈگری حاصل کرکے نومبر 1938ء واپس تشریف لائے۔ یورپ سے واپسی پر جون 1939ء سے اپریل 1944ء تک جامعہ احمدیہ کے پرنسپل رہے۔ فروری 1939ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے صدر بنے۔ اکتوبر 1939ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے بنفسِ نفیس خدام الاحمدیہ کی صدارت کا اعلان فرمایا تو نومبر 1954ء تک بحیثیت نائب صدر مجلس کے کاموں کو نہایت عمدگی سے چلاتے رہے۔ مئی 1944ء سے لے کر نومبر 1965ء (یعنی تا انتخابِ خلافت) تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل کے طور پر فرائض سرانجام دیئے۔ جون 1948ء سے جون 1950ء تک فرقان بٹالین کشمیر کے محاذ پر دادِ شجاعت دیتے رہے۔ آپؒ اس بٹالین کی انتظامی کمیٹی کے ممبر تھے۔ 1953ء میں پنجاب میں فسادات ہوئے اور مارشل لاء کا نفاذ ہوا تو اس وقت آپؒ کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس طرح سنّت یوسفی کے مطابق آپؒ کو کچھ عرصہ قید و بند کی صعوبتیں جھیلنا پڑیں۔ 1954ء میں مجلس انصاراللہ کی زمامِ قیادت آپؒ کے سپرد کی گئی۔ مئی 1955ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپؒ کو صدر انجمن احمدیہ کا صدر مقرر فرمایا۔ کالج کی پرنسپل ہونے کے ساتھ ساتھ صدر انجمن احمدیہ کے کاموں کی نگرانی بھی تا انتخابِ خلافت آپؒ کے ہی سپرد رہی۔ تقسیم ملک سے قبل باؤنڈری کمیشن کے لئے مواد فراہم کرنے میں نمایاں کردار ادا کیا اور حفاظت مرکز قادیان کے کام کی براہِ راست نگرانی فرماتے رہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے سانحہ ارتحال کے بعد 7 نومبر 1965ء کو بعد نماز عشاء مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی مقرر کردہ مجلس انتخاب کا اجلاس زیر صدارت حضرت مرزا عزیز احمد صاحبؓ ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ منعقد ہوا جس میں حسبِ قواعد ہر ممبر نے خلافت سے وابستگی کا حلف اٹھایا اور اس کے بعد آپؒ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ السلام کے تیسرے خلیفہ راشد منتخب ہوئے۔ اراکین مجلس انتخاب نے اسی وقت آپؒ کی بیعت کی جس کے بعد آپؒ نے خطاب فرمایا اور پھر تمام موجود احباب نے جن کی تعداد اندازاً پانچ ہزار تھی رات کے ساڑھے دس بجے آپؒ کی بیعت کی۔ اگلے روز مورخہ 9 نومبر کو قریباً پچاس ہزار سوگوار احباب جماعت کے ساتھ آپؒ نے حضرت مصلح موعودؓ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۞......حضرت مصلح موعودؓ نے 24 اگست 1945ء کے خطبہ جمعہ میں جو حضورؓ نے ڈلہوزی کے مقام پر ارشاد فرمایا تھا 1965ء میں ایک انقلاب انگیز دور شروع ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کی خبر ان الفاظ میں دی فرمایا: ’’مَیں خوش ہوں اور آپ کو بھی یہ خوشخبری سناتا ہوں کہ وہ بچہ 1965ء میں بخیر و عافیت زندہ پیدا ہوگیا جیسا کہ آپؓ نے کہا تھا۔ میرے دل میں یہ ڈالا گیا ہے کہ وہ بچہ خیریت کے ساتھ، پوری صحت کے ساتھ اور پوری توانائی کے ساتھ 1965ء میں پیدا ہو چکا ہے۔ اب 1965ء سے ایک دوسرا دور شروع ہوگیا اور یہ دور خوشیوں کے ساتھ، بشاشت کے ساتھ، قربانیاں دیتے ہوئے، آگے ہی آگے بڑھتے چلے جانے کا ہے‘‘۔ اسی لئے خلافت ثالثہ کے آغاز پر ہی اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے عظیم الشان نشان ظاہر ہونے لگے۔ خلافت کے بالکل ابتدائی زمانہ میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا 1868ء کا ایک الہام ’’بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے‘‘ پہلی مرتبہ پورا ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ کے تعلق باللہ کے نتیجہ میں جماعت اللہ تعالیٰ کی عظیم الشان پیشگوئیوں کو پورا ہوتے دیکھنے کی عادی ہو چکی تھی۔ حضرت مصلح موعودؓ کی وفات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے وجود میں بھی اللہ تعالیٰ جلوہ نما ہوا۔ اور خلافت ثالثہ کے آغاز کے ساتھ ہی عظیم الشان پیشگوئیاں اور غیر معمولی نشانوں کا سلسلہ شروع ہوا جو خلافت ثالثہ کے پورے دور میں پوری شان کے ساتھ جاری رہا اور حضرت مسیح موعودؑ کے مشن کو جس مقام تک حضرت مصلح موعودؓ نے پہنچایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس میں بلندی، وسعت اور تیزی پیدا فرمائی۔

۞......اللہ تعالیٰ نے آپؒ کو سترہ سال تک منصب خلافت احمدیہ کی گراں بار اور جلیل القدر ذمہ داریاں نبھانے کی سعادت نصیب فرمائی۔ آپؒ نے اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے کئی توسیعی منصوبے جاری فرمائے جن کی کل تعداد 85 سے زائد ہے۔ آپؒ کے سارے منصوبوں کا محور اور مرکز خدمتِ قرآن اور اشاعتِ قرآن تھا۔

۞......حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی پہلی بابرکت تحریک ’’فضل عمر فاؤنڈیشن‘‘ کا قیام ہے۔ 1965ء کے تاریخی جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے ارشاد کی تعمیل میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ جج عالمی عدالت نے 19 دسمبر کو احباب کے سامنے حضرت مصلح موعودؓ کے بے مثال کارناموں اور عظیم الشان ان گنت احسانوں کی یادگار کے طور پر 25 لاکھ روپے کا ایک فنڈ قائم کرنے اور اس میں بڑھ چڑھ کر رقوم پیش کرنے کی تحریک کی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے احباب جماعت کے نام ایک پیغام میں تحریر فرمایا: ’’فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک محبت وعقیدت کے اس چشمہ سے پھوٹی ہے جو احباب کے دل میں اپنے پیارے آقا المصلح موعودؓ کے لئے موجزن رہی اور رہے گی......‘‘۔

اس تحریک کے اہم مقاصد میں کلمۂ اسلام کی اشاعت میں سرعت پیدا کرنا، جید عالم پیدا کرنا تھا اور بعض ایسے کام کرنا جن سے حضرت مصلح موعودؓ کی خاص دلچسپی تھی۔ جس مقدس وجود کی یاد میں "فضل عمر فاؤنڈیشن" قائم کی گئی تھی اس کی سوانح پر کسی مستند کتاب کا ہونا ضروری تھا چنانچہ یہ کام فاؤنڈیشن نے اپنے ذمہ لیا اور ایک نگران بورڈ کے مشوروں سے حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (جو بعد میں خلافت رابعہ کے منصب جلیلہ سے سرفراز ہوئے) نے لکھنی شروع کی۔ یہ دو حصص میں شائع کی گئی۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ کی بے شمار تقاریر و خطبات کی تدوین واشاعت کا کام ’’خطباتِ محمود‘‘ کے نام سے فاؤنڈیشن کر رہی ہے۔ اسی طرح تصانیف ’’انوارالاسلام‘‘ کے نام سے سیٹ کی شکل میں شائع کی گئیں۔ اسی فاؤنڈیشن کے تحت ایک جدید لائبریری ’’خلافت لائبریری‘‘ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ ہر سال علمی تحقیقی انعامی مقالہ جات لکھوانے کا سلسلہ، سرائے فضل عمر، ٹرانسلیشن بوتھ، لٹریری کمیٹی، تعلیمی وظائف وغیرہ کے علاوہ اور بھی بہت سے متفرق کام اس فاؤنڈیشن کے تحت کئے جاتے ہیں۔

۞......حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک خلیفۂ وقت کا سب سے بڑا اور اہم کام تعلیم القرآن ہی ہے اور ان کی خواہش تھی کہ جماعت کا ایک بھی فرد ایسا نہ رہے جو کہ قرآن کے فیض سے فیضیاب ہونے والا نہ ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لئے **وقف عارضی** اور **تعلیم القرآن** کی تحریکات جاری فرمائیں۔ فرمایا: ’’مَیں نے سوچا کہ ہم ایک منصوبہ کے ماتحت جماعت کے بچوں اور اس کے نوجوانوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں پھر اس کا ترجمہ اور اس کے معانی ان کو سکھا دیں‘‘۔

وقفِ عارضی کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

’’مَیں جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ توفیق دے سال میں دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں اور انہیں جماعت کے مختلف کاموں کے لئے جس جس جگہ بھجوایا جائے وہاں اپنے خرچ پر جائیں اور ان کے لئے وقف شدہ عرصہ میں سے جس قدر عرصہ انہیں وہاں رکھا جائے اپنے خرچ پر رہیں اور جو کام ان کے سپرد کیا جائے اسے بجالانے کی پوری کوشش کریں۔‘‘

قرآن کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم کی اشاعت کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی مساعی فرمائیں۔ پچیس مختلف زبانوں میں تراجم کا کام آپؒ کے بابرکت دور میں ہوا۔ قرآن کریم کی جو غیر معمولی اور کامیاب اشاعت ہوئی اس کے اعداد و شمار جمع کرنا جُوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

۞......اس سلسلہ میں **مجلس موصیان** کا قیام ہوا۔ موصیوں کے لئے ضروری قرار دیا گیا کہ وہ اپنے گھروں میں تعلیم القرآن کا انتظام کریں اور نگرانی کریں کہ کوئی فرد ایسا نہ رہے کہ جو قرآن کریم نہ جانتا ہو۔

۞......اس کے علاوہ **چندہ وقف جدید اطفال** و **بد رسوم کو ترک کرنے** کی تحریک فرمائی۔

۞......جماعت کے قیام پر سو سال پورے ہونے کی مناسبت سے صد سالہ جوبلی کا وسیع منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا۔

۞......اسی طرح **نصرت جہاں ریزرو فنڈ** کی تحریک فرمائی جس کا مقصد افریقہ میں بنی نوع انسان کی خدمت تھا۔ اس منصوبہ کے تحت افریقہ کے ممالک میں تعلیمی سینٹرز اور طبی مراکز قائم کئے گئے۔

۞......’’**صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ**‘‘ کے عظیم منصوبے کا اعلان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1973ء کے جلسہ سالانہ پر فرمایا جس کا مقصد جماعت ہائے بیرون کی تربیت، اشاعت اسلام کے کام کو تیز تر کرنا، غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانا اور نوع انسان کے دل خدا اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کے لئے جیتنا تھا۔

۞......اس کے علاوہ 1978ء میں انگلستان کے شہر لندن میں ایک **عالمگیر کسرِ صلیب کانفرنس** کا انعقاد ہوا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے خود شمولیت فرمائی اور خطاب فرمایا۔

۞......9/اکتوبر 1980ء بروز جمعرات **سپین میں پہلی مسجد کا سنگ بنیاد** رکھا جو کہ سات صدیوں کے بعد سپین میں بننے والی پہلی مسجد ہے۔

۞......**1974ء کا پرآشوب دور:** یہ سال ایک عظیم ابتلا اپنے ساتھ لے کر آیا۔ اس وقت کی حکومت کی شہ پر پاکستان میں احمدیوں کے قتل و غارت اور لُوٹ مار کا بازار گرم رہا۔ معاندین نے احمدیوں کی مساجد، قرآن کریم کے نسخے اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام و احمدیوں کے گھر نذر آتش کئے، احمدیوں کی دکانیں اور کاروبار تباہ کر دیئے گئے، فیکٹریوں کو آگ لگائی گئی، کئی احمدی شہید کر دیئے گئے، غرضیکہ احمدیوں کو بڑی قربانیاں دینی پڑیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو پہلے تحقیقاتی ٹربیونل میں بیان دینے کے لئے لاہور طلب کیا گیا اور پھر جرح کے لئے پاکستان کی قومی اسمبلی میں اسلام آباد بلایا گیا۔ کئی روز کی جرح کے دوران حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے عقائد کی خوب ترجمانی فرمائی۔ جماعت کے لئے یہ بہت نازک وقت تھا۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت کی دلداری فرماتے

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر 16

سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تربیتی سیمینارز کی ایک سیریز ہے۔ مختلف جماعتوں میں یہ سیمینار ہو رہے ہیں۔ اس وقت تک 18 پروگرام ہو چکے ہیں۔ اسی طرح جماعتوں میں ''خلافت احمدیہ کے Concept'' پر پروگرام کر رہے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا اگر جماعتوں میں آپ کے سیکرٹری تربیت Active ہوں تو آپ آسانی سے فیڈ بیک حاصل کر سکتے ہیں۔ فرمایا اپنے سیکرٹریان تربیت کو Active کریں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے ''نیشنل اصلاحی کمیٹی'' کے کام کے بارہ میں بھی بتایا۔ حضور نے فرمایا اگر سینٹر میں اور پھر جماعتوں میں اصلاحی کمیٹی مستعد اور فعال ہو تو Matrimonial پرابلم نہ ہوں جو آج کل بہت زیادہ ہو گئے ہیں۔

سیکرٹری صاحب تربیت نے بتایا کہ نماز جمعہ اور گھروں میں نمازوں پر زور دیا جا رہا ہے۔ لوگ حضور انور کا خطبہ سنتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے دریافت فرمایا: اثر کیا ہے۔ کیا تبدیلی پیدا ہوئی ہے؟ حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ فیملیز کا دینی معیار بہتر ہو رہا ہے۔ فرق پڑ رہا ہے اور لوگ اچھے ہو رہے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ **اصلاحی کمیٹی میں** گزشتہ سالوں میں جو کیسز آئے ہیں اور امسال جو کیسز، معاملات آئے ہیں کیا یہ تعداد بڑھی ہے یا کم ہوئی ہے۔

حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا گیا کہ جو کیسز آرہے ہیں وہ الارمنگ ہیں۔ فکر ہے اور ہر ماہ آرہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بعض ایسے کیسز امور عامہ اور مبلغین کے علم میں ہوں گے۔ اس بارہ میں پوری معلومات حاصل کریں۔

شعبہ تبلیغ کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سیکرٹری صاحب تبلیغ سے دریافت فرمایا کہ تبلیغ کے لئے کیا Crash پروگرام بنائے ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ چھوٹے علاقوں اور دیہاتوں اور قصبات میں تبلیغی پروگرام بنائے ہیں۔ لوکل جماعتوں نے تبلیغی ٹیمیں بنائی ہوئی ہیں جو قصبات اور دیہاتوں میں جا کر رابطے کرتی ہیں اور پیغام پہنچاتی ہیں۔ تبلیغ کے طریق کار کے تعلق میں حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا گیا کہ سیمینار منعقد کرتے ہیں، سکولوں میں ٹیمیں جاتی ہیں، سروے کرتی ہیں اور پھر وہاں لیکچر دئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ انفرادی رابطے بھی کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ 2006ء میں آپ کے جلسہ کے موقع پر میرے لندن سے ایڈریس کے بعد آپ نے تبلیغ کے لئے کوئی خاص پروگرام بنایا ہے؟۔ حضور انور نے فرمایا کہ نچلے لیول پر تمام جماعتوں میں سیکرٹریان تبلیغ کو مستعد اور فعال بنائیں۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005

Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

امسال کی اب تک کی بیعتوں کی رپورٹ دیتے ہوئے سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ 29 جماعتوں میں 131 بیعتیں ہوئی ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری تبلیغ نے بتایا کہ بیعت کرنے والوں میں افریقن، عرب، سینیگالی، انڈین، کورین، پاکستانی، ماریشس اور افغانستان کے لوگ شامل ہیں۔ بیعت کرنے والوں کی بڑی تعداد افریقن امریکن کی ہے۔ امسال کا ہدف پانچ صد بیعتوں کا ہے۔ سیکرٹری صاحب تبلیغ نے اس ہدف کے پورا ہونے کے لئے فکر کا اظہار کیا اور حضور انور کی خدمت میں دعا کی درخواست کی۔

سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ امسال کا ہدف کیا ہے؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ اس سال کا ہدف 1ء4 ملین ڈالر ہے۔ جب کہ گزشتہ سال 1ء29 ملین ڈالر تھا۔ چندہ تحریک جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد 7610 ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پندرہ ہزار کی تجنید کے مطابق قریباً پچاس فیصد شامل ہیں۔

شعبہ رشتہ ناطہ کے سیکرٹری صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ نے لڑکوں اور لڑکیوں کی فہرست تیار کی ہوئی ہے؟ خود تیار کی ہے یا جماعتوں سے منگوائی ہے؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ لسٹ موجود ہے اور لجنہ کے تعاون سے تیار کی ہے۔

حضور انور کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب رشتہ ناطہ نے بتایا کہ امسال اب تک 16 رشتے طے کئے ہیں۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر کہ جو رشتے آپ کے ذریعہ ہوتے ہیں ان کی کیا صورتحال ہے۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 25 رشتوں میں سے تین کی Avereg ہے۔ قریباً تین ٹوٹ جاتے ہیں باقی 80 فیصد رشتے قائم رہتے ہیں۔

شعبہ تعلیم کے نیشنل سیکرٹری صاحب نے اپنی کارکردگی کی رپورٹ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مختلف جماعتوں میں ''خلافت احمدیہ'' کے موضوع پر علمی سیمینار منعقد کئے جا رہے ہیں۔ بچوں کی تعلیم کے لئے سپیشل کلاسز لگائی جا رہی ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے پاس سکول، کالج اور یونیورسٹی میں جانے والے طلباء کی لسٹ ہے؟ اپنی جماعت کے سیکرٹری تعلیم سے اکٹھی کریں۔

حضور انور نے فرمایا: جو بچے تعلیم چھوڑ دیتے ہیں ان کی کیا وجہ ہے؟ ان کی تعداد کیا ہے؟ فرمایا: جماعتوں سے دریافت کریں اور Data اکٹھا کریں کہ کیوں چھوڑ دیتے ہیں۔ اخراجات کی کمی وجہ ہے یا کوئی اور وجہ ہے۔ ایسے طلباء کی مدد کریں۔ اگر نہیں کر سکتے تو مجھے مطلع کریں۔

شعبہ اکاؤنٹنٹ اور امین سے تعارف کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''**ایڈیشنل سیکرٹری وقف جدید برائے نومبایعین**'' سے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال کے کتنے نئے احمدی دوست آپ نے نظام میں شامل کئے ہیں؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ دو صد کے قریب ہم نے اپنے نظام میں شامل کر لئے ہیں باقیوں سے رابطہ کر رہے ہیں۔ بعضوں سے رابطہ نہیں رہا اور ان کا پتہ نہیں چل رہا۔ جو رابطہ میں ہیں ان سے مضبوط تعلق ہے۔

نیشنل سیکرٹری وقف نو نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ واقفین نو لڑکوں اور لڑکیوں کی کل تعداد 688 ہے۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے جو بچے ہیں ان میں 158 لڑکے اور 80 لڑکیاں ہیں۔ 13 نے اپنے فارم پُر کر دئے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس کے لئے خاص کوشش نہیں کی گئی۔ اپنی جماعتوں کے سیکرٹریان وقف نو سے کہیں کہ کوشش کر کے وقف فارم پُر کروائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر کہ 158 میں سے کتنے مبلغ بن رہے ہیں۔ سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ 19 مبلغ بن رہے ہیں۔ جن میں سے پانچ اس وقت جامعہ میں ہیں۔ باقی مجموعی جائزہ یہ ہے کہ 69 واقفین نو بچے اور بچیاں Medicine میں جانا چاہتے ہیں۔ سات Law کرنا چاہتے ہیں۔ پانچ Journalism کے شعبہ میں جانا چاہتے ہیں۔ تین Accountancy اور تین Architecure اور نو انجینئرنگ کے مختلف شعبوں میں جانا چاہتے ہیں۔ چھ کمپیوٹر سائنس اور پانچ Dentistry، دس ٹیچنگ کے شعبہ میں جانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح بعض واقفین نو بچے نرسنگ، فارمیسی Psychology، Sciences، ٹیلی کمیونیکیشن، Linguist، فنانس اور Cinematography کے شعبوں میں جانا چاہتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ 15 سال سے بڑی عمر کے تمام بچوں اور بچیوں کا جائزہ مکمل کیا جا رہا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ان بچوں کی کونسلنگ کی گئی ہے؟ سیکرٹری صاحب وقف نو نے بتایا کہ ایسٹ کوسٹ میں کونسلنگ کلاس منعقد کی ہے اب ویسٹ میں کرنی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ لڑکیاں زبان سیکھنے اور ترجمہ کرنے کی فیلڈ میں آئیں۔

سیکرٹری صاحب مال سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے چندہ عام کے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 4ء46 ملین ڈالر ہے۔ اور چندہ ادا کرنے والوں کی تعداد 3742 ہے۔ حضور انور نے سالانہ انکم کا جائزہ لیتے ہوئے فرمایا کہ بارہ ہزار ڈالر کم سے کم سالانہ انکم کے لحاظ سے آپ کے چندہ کا معیار ٹھیک ہے۔ تاہم ابھی گنجائش موجود ہے۔

موصی احباب کا چندہ اور پھر ان کی سالانہ انکم کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ موصی احباب کے چندہ کے لحاظ سے ان کی سالانہ انکم 27 ہزار ڈالر سے زائد آ رہی ہے جبکہ موصیان میں طلباء اور گھریلو خواتین بھی شامل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ چندہ عام کے بجٹ میں مزید اضافہ کی گنجائش موجود ہے۔

حضور انور نے سیکرٹری صاحب مال سے دریافت فرمایا کہ جو چندہ نہیں دے رہے یا شرح سے کم دے رہے ہیں ان کے معیار کو بڑھانے کے لئے کوئی کوشش کی ہے؟ سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ وہ ہر ماہ جماعتوں کا وزٹ کر رہے ہیں اور ایڈیشنل سیکرٹری مال بھی اس بارہ میں کوشش کر رہے ہیں۔

بجٹ کی تیاری کے بارہ میں سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ وہ ہر جماعت سے رابطہ کر کے ان سے انفرادی بجٹ منگواتے ہیں اور لوکل طور پر ممبران سے رابطہ کیا جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ لوکل جماعتوں کے سیکرٹریان مال جو بجٹ بھجواتے ہیں آپ اُسی پر اعتماد کرتے ہیں۔ انفرادی بجٹ کے جائزہ کے لئے چیک اینڈ بیلنس سسٹم بھی ہونا چاہئے۔

شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی کے نیشنل سیکرٹری صاحب نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ 30 افراد کی کلاس ولنگبرو میں لگائی جا رہی ہے۔ یہاں ملک کی مختلف جماعتوں سے نوجوان آئیں گے۔ اس کے علاوہ Sum Camps مختلف علاقوں کا انتخاب کر کے لگائے جائیں گے۔ لڑکوں کے علیحدہ ہوں گے اور لڑکیوں کے علیحدہ ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انصار اللہ یو کے نے انٹرنیٹ کے ذریعہ تعلیم القرآن کلاسز کے پروگرام بنائے ہیں ان سے یہ پروگرام لے لیں۔

سیکرٹری صاحب تعلیم القرآن نے بتایا کہ ہفتہ کے دوران ہم سات کلاسز انٹرنیٹ پر کر رہے ہیں۔ آئندہ پروگرام یہ ہے کہ ہفتہ میں ان کلاسز کی تعداد 21 کر دی جائے تا کہ ان میں زیادہ سے زیادہ افراد شامل ہو سکیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں بچیوں اور بچوں کی تقریب آمین ہوئی ہے۔ لڑکیوں نے اچھا پڑھا ہے جب کہ لڑکوں کا معیار کم تھا۔ اس طرف توجہ دیں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے پاس تمام جماعتوں کی جائیدادوں کا مکمل ریکارڈ ہے۔ سیکرٹری صاحب جائیداد نے بتایا کہ ہر جماعت کی جائیداد کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ اس وقت ہماری 26 مساجد ہیں اور 23 مشن ہاؤسز کی عمارات ہیں۔ جب کہ بعض جگہوں پر رہائشی عمارات اس کے علاوہ ہیں۔ ہر جگہ لوکل جماعتیں اپنی اپنی پراپرٹی کی دیکھ بھال کرتی ہیں۔

سیکرٹری صاحب جائیداد کے یہ رپورٹ پیش کرنے پر کہ ابھی بعض جماعتیں ایسی ہیں کہ وہاں کوئی جماعتی سینٹر نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں جو کام کرنا ہے وہ آپ لوگوں نے ہی اپنے ریسورسز (Resources) سے کرنا ہے۔

نیشنل سیکرٹری امور عامہ نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ شعبہ امور عامہ کے تحت سوشل سروسز، ڈسپلن کا قیام، قضاء بورڈ کے فیصلوں کی تعمیل کروانے اور نیشنل ہیڈ کوارٹر کی سیکیورٹی کے کام ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ سوشل سروسز میں سوپ کچن اور Highway Cleaning کے پروگرام شامل ہیں۔ سوپ کچن کی وضاحت کرتے ہوئے سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ضرورتمندوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اور مختلف لوکل جماعتوں میں مقامی انتظامیہ کی طرف سے دن معین ہوتے ہیں جس میں ہم کھانا تیار کر کے مخصوص جگہوں پر لے جاتے ہیں اور وہاں ضرورتمند لوگ کھانا حاصل کرتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا حکومت ایسے ضرورتمند لوگوں کو مدد نہیں دیتی؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ بہت کم مدد دیتی ہے۔ جو دیتی ہے وہ یہ لوگ اِدھر اُدھر فضول کاموں میں لگا دیتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب امور عامہ نے میڈیکل سہولیات مہیا کرنے کے بارہ میں بتایا کہ ایسے لوگوں کو ہم کسی قسم کی میڈیکل سہولیات نہیں دے رہے کیونکہ ملکی قوانین کے لحاظ سے یہاں ہر ایک کی انشورنس ہوتی ہے اور اس طرح فری میڈیکل کی اجازت نہیں ہے۔ کوئی بھی کسی غلط دوائی اور علاج کا بہانہ کر کے نقصان پہنچا سکتا ہے۔

سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ بعض جگہ ہم سکولوں کو بھی پین، پنسل اور بیگ وغیرہ مہیا کر کے مدد دیتے ہیں۔ بعض ایسے سکول موجود ہیں جو ابھی اپنے ابتدائی سٹیج پر ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت رہتی ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جن احمدی احباب کے پاس کوئی ملازمت نہیں ہے اُن کے لئے کیا سسٹم ہے؟ سیکرٹری صاحب امور عامہ نے بتایا کہ بڑی جماعتوں میں ہمارے ایسے احمدی احباب ہیں جو دوسروں کو ایمپلائے کر سکتے ہیں ان کا Data ہم اکٹھا کر رہے ہیں۔ اسی طرح جن کے پاس کوئی Job نہیں ہے ان کو بھی ہدایت دی گئی ہے کہ وہ اپنا Data مہیا کریں۔ اس وقت تین افراد کو جاب کے حصول کے لئے مدد دی گئی ہے لیکن جو تعداد ہے وہ زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ با قاعدہ ایک ٹیم بنائیں اور پھر اس پر کام کریں۔ جن کے

پاس کوئی کام، ملازمت وغیرہ نہیں ہے ان کی لسٹ تیار کریں اور پھر دیکھیں کہ کس طرح ہم ان کی مدد کر سکتے ہیں۔ مجلس عاملہ میں بھی ڈسکس کریں۔

انٹرنل آڈیٹر نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ وہ ہر سہ ماہی جماعتوں کے حسابات کا آڈٹ کرتے ہیں۔

شعبہ صنعت وتجارت کے سیکرٹری صاحب نے بھی اپنی رپورٹ پیش کی۔

نیشنل سیکرٹری ضیافت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ جلسہ سالانہ اور دیگر مرکزی تقریبات کے علاوہ اور ضیافت کا کیا انتظام ہوتا ہے۔ نیشنل مجلس عاملہ کی میٹنگ کے علاوہ اس مسجد میں کیا فنکشن کرتے ہیں۔

سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہر ویک اینڈ پر یہاں پروگرام ہوتے ہیں اور کھانا وغیرہ مہیا کیا جاتا ہے۔

نیشنل سیکرٹری صاحب اشاعت نے اپنی رپورٹ پیش کی۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جماعتی رسائل کونسے یہاں سے شائع ہوتے ہیں۔ سیکرٹری صاحب اشاعت نے بتایا کہ "Muslim Sunrise" شائع ہوتا ہے اور ہر ماہ ''احمدیہ گزٹ'' بھی شائع ہوتا ہے۔ کتب کی اشاعت کے بارہ میں سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ تبلیغ کے لئے مختلف مواضیع پر بروشر اور پمفلٹس تیار کئے ہیں جو کہ شائع ہونے سے قبل فائنل چیکنگ کے مرحلہ میں ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ بچوں اور نوجوانوں کی ٹریننگ کے لئے لٹریچر تیار کریں۔ نئے آنے والوں کے لئے بھی لٹریچر تیار کریں۔ جماعت میں آتے ہیں تو ان کو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ نماز پڑھنی ہے، کس طرح پڑھنی ہے، خاموش رہنا ہے، اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا، نماز کے آداب ہیں۔ پھر قرآن کریم پڑھنا ہے، تلاوت کرنی ہے اس کے اپنے آداب ہیں۔ اسی طرح نئے آنے والوں کی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے ان مختلف امور پر لٹریچر تیار کریں۔

نیشنل سیکرٹریان سے ان کے شعبوں اور کام کے بارہ میں جائزہ لینے اور ہدایات دینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مبلغین سے باری باری ان کے تقرری کے علاقہ، سینٹر اور ان کے سپرد مختلف جماعتوں کا جائزہ لیا۔ مبلغ سلسلہ لاس اینجلیس شمشاد احمد ناصر صاحب سے حضور انور نے فرمایا کہ اردو اور عربی زبان کے اخباروں سے آپ کے اچھے رابطے ہیں۔ انگریزی اخباروں سے بھی رابطہ کریں۔

نیشنل مجلس عاملہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ گیارہ بج کر 35 منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ امریکہ کے ساتھ میٹنگ کے لئے مسجد بیت الرحمٰن میں لجنہ کے حصہ میں تشریف لے گئے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور لجنہ کی عاملہ سے میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باری باری تمام شعبوں کا تعارف حاصل کیا اور ان کے کام اور پروگراموں کا جائزہ لیا۔ اور مختلف امور کے بارہ میں عاملہ کے سیکرٹریان کو ساتھ ساتھ ہدایات سے نوازا۔

نیشنل مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ کے ساتھ یہ میٹنگ بارہ بج کر 45 منٹ پر ختم ہوئی۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ

اس کے بعد حضور انور مسجد کے نچلے حصہ میں جہاں جماعتی دفاتر ہیں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

سب سے پہلے **قائد ایثار** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم طبی سہولیات دے رہے ہیں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ ضرورت مند افریقن ممالک کے لوگوں کے لئے کیا کوئی رقم آپ نے اکٹھی کی ہے؟ یا ان ممالک میں جہاں جماعت کے پراجیکٹ جاری ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ آپ افریقہ میں کم ازکم چار پانچ واٹر پمپ لگانے کی ذمہ داری لیں۔

قائد تعلیم القرآن سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا پروگرام کیا ہے؟ قائد صاحب نے بتایا کہ مجالس میں قرآن کلاسز جاری ہیں۔ 64 مجالس میں سے 44 مجالس سے رپورٹس موصول ہو رہی ہیں جن کے مطابق کلاسز میں شامل ہونے والوں کی تعداد ایک ہزار یک صد گیارہ ہے۔ یہ صرف پہلی سہ ماہی کی رپورٹ ہے۔

قائد تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا تبلیغی پروگرام کیا ہے؟ قائد صاحب نے بتایا کہ جو چھوٹے علاقے ہیں وہاں تبلیغی پروگرام بنائے گئے ہیں۔ 64 مجالس میں سے 36 مجالس کی رپورٹس موصول ہوئی ہیں اس کے مطابق 897 افراد سے تبلیغی رابطے ہوئے ہیں۔

نائب صدر اول اور نائب صدر صف دوم نے اپنا تعارف کروایا۔ نائب صدر صف دوم قائد عمومی بھی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ کے دریافت فرمانے پر قائد صاحب عمومی نے بتایا کہ ہماری 64 مجالس ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی 66 مجالس ہیں اور آپ کی 64 ہیں۔ قائد صاحب نے بتایا کہ ملک کے اندر کل 67 جماعتیں ہیں۔ تین جماعتیں ایسی ہیں جہاں انصار نہیں ہیں۔ اس لئے وہاں ابھی مجالس قائم نہیں ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا ان جماعتوں کے صدران سے رابطہ رکھیں اور پتہ کرتے رہیں۔

قائد اشاعت نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ لٹریچر شائع کیا ہے۔ کتب شائع ہوئی تھیں۔ سپینش زبان میں بھی پمفلٹ شائع کئے گئے ہیں۔

قائد مال سے حضور انور نے بجٹ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد مال نے بتایا کہ انصار اللہ کا بجٹ تین لاکھ 16 ہزار ڈالر ہے اور فی کس اوسط 176 ڈالر ہے۔

قائد تعلیم نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ''صد سالہ خلافت جوبلی'' کے پروگرام کے تحت تین کتب معین کی گئی ہیں جن کا مطالعہ کرنا ہے اور امتحان لیا جائے گا۔ اس کے مطابق پروگرام بنائے جا رہے ہیں۔

قائد ذہانت وصحت جسمانی سے حضور انور نے پروگراموں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ قائد صاحب نے بتایا کہ (ہیلتھ) صحت اور ورزش کے بارہ میں سائٹ پر آرٹیکل دئے ہیں۔ بیس فیصد انصار ورزش کرتے ہیں۔

قائد تجنید نے بتایا کہ ہماری تجنید کے مطابق انصار کی تعداد 1991 ہے۔

قائد تربیت نومبائعین سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سال میں کتنے نومبائعین سے رابطہ قائم ہے اور ان کی تربیت ہو رہی ہے؟ قائد تربیت نے بتایا کہ 43 انصار نومبائعین سے رابطہ ہے اور باقی سے رابطے کئے جا رہے ہیں۔

زعیم اعلیٰ واشنگٹن نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ واشنگٹن میں ہی رہتے ہیں۔

معاون صدر سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے سپرد خاص کام کیا ہے؟ معاون صدر نے بتایا کہ صدر صاحب نے یہ کام سپرد کیا ہے کہ جو ریٹائرڈ انصار ہیں اور ان کے پاس کوئی Talent ہے ان کی لسٹ بنائی جائے اور کوائف اکٹھے کئے جائیں تا کہ ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

قائد تحریک جدید نے بتایا کہ 32 مجالس کی رپورٹ کے مطابق 554 انصار چندہ تحریک جدید میں شامل ہیں۔

قائد تربیت کو حضور انور نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ کو نئے آنے والوں کی زیادہ تربیت کی ضرورت ہے۔ ان کو اپنے نظام کا حصہ بنائیں۔

آڈیٹر نے بتایا کہ باقاعدہ آڈٹ کیا جاتا ہے۔ نیشنل ہیڈکوارٹر کا بھی آڈٹ کیا جاتا ہے اور مختلف مجالس میں جا کر ان کے اخراجات کا بھی آڈٹ کیا جاتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کی حضور انور کے ساتھ یہ میٹنگ دوپہر ایک بجے ختم ہوئی۔

مجلس خدام الاحمدیہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ میٹنگ

انصار اللہ کی میٹنگ کے بعد ایک بجے دوپہر نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو ایس اے کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔

نائب صدران سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے سپرد کاموں اور ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ چاروں نائب صدران نے بتایا کہ ان کے سپرد مختلف ریجن کی مجالس ہیں۔ اس کے علاوہ مجلس عاملہ میں بعض شعبوں کے کام کی نگرانی بھی ان کے سپرد ہے۔

معتمد صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کی مجالس کی تعداد کیا ہے؟ معتمد صاحب نے بتایا کہ دس ریجن ہیں اور 63 مجالس ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ لجنہ کی 66 مجالس ہیں اور انصار اللہ کی 64 ہیں اور آپ کی 63 ہیں۔ اس پر معتمد صاحب نے بتایا کہ جن مقامات پر تین سے کم خدام ہیں وہاں مجلس قائم نہیں کی گئی بلکہ ان کو کسی قریبی مجلس میں شامل کر دیا گیا ہے۔

معتمد صاحب نے حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ 63 میں سے 48 مجالس باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوا رہی ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر کہ جو رپورٹ آتی ہیں کیا کرتے ہیں۔ کیا ہر مہتمم کو اس کی متعلقہ رپورٹ دیتے ہیں کہ وہ اپنا تبصرہ کرے؟ کیا مہتمم ان رپورٹس پر کوئی تبصرہ کرتے ہیں؟ معتمد صاحب نے بتایا کہ مہتممین کو رپورٹس جاتی ہیں۔ وہ اپنے شعبہ کی رپورٹ تیار کر کے دیتے ہیں۔ پھر فائنل رپورٹ تیار ہوتی ہے جو حضور انور کی خدمت میں بھجوائی جاتی ہے۔ شعبہ اعتماد کی طرف سے ہر مجلس سے موصول ہونے والی رپورٹ کا جواب بھجوایا جاتا ہے۔ صدر مجلس بھی ان رپورٹس کو دیکھتے ہیں اور بعض امور پر اپنی رائے بھی دیتے ہیں۔

مہتمم عمومی صاحب سے حضور انور نے فرمایا کہ آج کل تو آپ کا شعبہ بھرپور کام کر رہا ہے۔ خدام ہر جگہ مسلسل حفاظت کی ڈیوٹیاں دے رہے ہیں۔

مہتمم تعلیم نے اپنا پروگرام پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال تین کتابیں شائع کی ہیں اور امسال پروگرام کے مطابق تین کتب مطالعہ کے نصاب میں شامل ہیں۔

نائب مہتمم تعلیم نے بتایا کہ وہ مختلف کتابوں پر کام کر رہے ہیں۔

مہتمم تبلیغ سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا تبلیغی پروگرام ہیں۔ مہتمم تبلیغ نے بتایا کہ ہمارے بہت سے تبلیغی پروگرام جاری ہیں۔ اب تک 59 بیعتیں خدام کے ذریعہ ہو چکی ہیں۔ ان سے باقاعدہ ہمارے رابطے قائم ہیں اور ان کو باقاعدہ News Letters بھجواتے ہیں۔ ہمارا یہ ہدف ہے کہ امسال 135 بیعتیں حاصل کریں۔

مہتمم خدمت خلق نے اپنی رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ High Way کی صفائی کرتے ہیں اور مقامی انتظامیہ باقاعدہ سائن بورڈ لگواتی ہے تا کہ گزرنے والے مسافروں کو علم ہو کہ یہاں کام ہو رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پھر بھی احتیاط کے پہلو کو مدنظر رکھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ہدایت فرمائی کہ Blood Doners آرگنائزیشن رجسٹر کروائیں۔ مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ نیویارک میں رجسٹرڈ ہے۔ اب ریڈکراس میں بھی رجسٹر کروانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یہاں واشنگٹن میں بھی کافی خدام ہیں یہاں بھی رجسٹر کروائیں۔

مہتمم اطفال سے حضور انور نے اطفال کی تعداد کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ مہتمم صاحب نے بتایا کہ اطفال کی تعداد 1742 ہے۔

چیئرمین ''مجلس سلطان القلم'' نے حضور انور کی خدمت میں رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ اخبارات میں اسلام کے خلاف جو لکھا جاتا ہے اس کے جواب میں ہم نے 63 خطوط اور مضامین اخبارات کو لکھ کر بھجوائے ہیں اور ہمارے اکثر جواب شائع بھی ہوتے ہیں۔

مہتمم صنعت وتجارت نے بتایا کہ جن خدام کے پاس کام نہیں ہے، جاب نہیں ہے ان کی رہنمائی کی جاتی ہے۔

مہتمم تجنید نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ خدام کی تعداد ہماری تجنید کے مطابق 2263 ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایک ایک گھر جا کر معلومات لی ہیں؟

مہتمم مقامی سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا اسی ایریا میں رہتے ہیں۔ مہتمم مال نے بتایا کہ ہمارا بجٹ تین لاکھ 69 ہزار ڈالر ہے۔ 835 خدام چندہ دے رہے ہیں اور طلباء سے 36 ڈالر سالانہ لیتے ہیں۔

مہتمم وقار عمل نے رپورٹ پیش کی کہ جلسہ سالانہ اور اجتماعات کے موقع پر اجتماعی وقار عمل ہوتے ہیں۔

مہتمم تربیت نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ تربیتی پروگرام ہو رہے ہیں۔ دس ریجن میں سے چھ ریجن میں تربیتی ورکشاپ کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ورکشاپ کریں تو فیڈ بیک بھی لیا کریں کہ کتنے خدام شامل ہوئے پھر اپنے ریمارکس دیا کریں۔ سیکرٹری تربیت نے بتایا کہ امسال 15 خدام موصی بنائے گئے۔ گزشتہ ایک سال میں پچاس موصی بنائے ہیں۔

مہتمم تحریک جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کا چندہ تحریک جدید کا ٹارگٹ کیا ہے اور اب تک کل آمد کیا ہے؟ مہتمم تحریک جدید نے بتایا کہ ہم نے چار لاکھ ڈالر سے زائد جمع کرنا ہے۔ اب تک 86 ہزار چھ سو ڈالر جمع ہو چکے ہیں۔

نائب مہتمم تربیت، نائب مہتمم خدمت خلق، نائب مہتمم سمعی وبصری، نائب مہتمم تبلیغ اور نائب مہتمم اشاعت نے بھی اپنا تعارف کروایا اور اپنے سپرد کام کے بارہ میں بتایا۔

اس میٹنگ میں موجود دس **ریجنل قائدین** نے بھی اپنا تعارف کروایا اور اپنے سپرد مجالس اور خدا کی تعداد کے بارہ میں رپورٹ پیش کی۔

میٹنگ کے آخر پر خدام الاحمدیہ نے حضور انور کی خدمت میں مجلس کی طرف سے شائع ہونے والے بعض رسائل اور کتب پیش کیں۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ یو ایس اے کے ساتھ یہ میٹنگ ایک بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق نیشنل مجلس عاملہ USA، نیشنل مجلس عاملہ انصاراللہ، نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ اور ملاقات کروانے کے انتظامات کروانے والی ٹیم نے باری باری گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

تصاویر کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب مرحوم کے گھر اپنی خالہ محترمہ بی بی امۃ القیوم صاحبہ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً پون گھنٹہ وہاں قیام فرمایا۔

ہلٹن ہوٹل میں استقبالیہ تقریب میں شرکت

آج شام سات بجے ورجینیا میں Hilton Hotel میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شمولیت کے لئے روانہ ہوئے اور سات بج کر پانچ منٹ پر ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ایک بہت بڑی تعداد میں مہمان ہوٹل پہنچ چکے تھے۔ اس تقریب میں شامل ہونے والی معزز شخصیات اور سرکردہ حکام کی کل تعداد 302 تھی جن میں حکومت کے State Department کے چار نمائندے، Homeland Security کے دو آفیسرز، U.S. Commission on International Religious Freedom کے تین افسران اور انسٹیٹیوٹ ریلیجین اینڈ پبلک پالیسی کے دو نمائندے شامل تھے۔

علاوہ ازیں John Hopkins یونیورسٹی، Loyola یونیورسٹی اور کیتھولک یونیورسٹی کے چار پروفیسر حضرات، 14 ڈاکٹرز، 3 وکلاء، دو جرنلسٹ، ایک چیف پولیس اور تین چرچ منسٹرز (پادری صاحبان) بھی شامل تھے۔ ان مہمانوں کے علاوہ گیمبیا کے ایمبیسیڈر، Republic of Cape Verde کے DCM اور ملک مالی (Mali)، بینن (Benin)، سیرالیون اور غانا کے سفارت خانوں سے بھی نمائندگان شریک ہوئے۔ Vatican Embassy سے بھی ان کے نمائندہ شامل ہوئے۔ سفیر نے خود شامل ہونا تھا لیکن انہیں فوری روم جانا پڑ گیا جس کی وجہ سے انہوں نے اپنا نمائندہ بھجوایا۔

تین ریٹائرڈ جنرل (یو ایس ایئر فورس) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ علاقہ کے کانگریس مین Frank Wolf بھی اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے۔ ورلڈ بینک (World Bank) کے سینئر وائس صدر بھی شامل ہوئے اور منٹگمری کاؤنٹی ناظم اعلیٰ (کاؤنٹی ایگزیکٹو) بھی اس تقریب میں شامل ہوئے۔ (ہماری مسجد بیت الرحمٰن منٹگمری کاؤنٹی میں واقع ہے) موصوف اپنے ساتھ تین اور نمائندوں کو لے کر آئے تھے۔ چیف FBI ایجنٹ بھی مع اپنی بیگم کے اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ منٹگمری کاؤنٹی کے اسسٹنٹ چیف پولیس نے بھی اس تقریب میں شرکت کی، علاوہ ازیں ایک بڑی تعداد میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے افراد نے اس تقریب میں شرکت کی۔

ساڑھے سات بجے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو حافظ مبارک احمد کوکوئی صاحب آف نائیجیریا نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ مکرم فلاح الدین شمس صاحب نے پیش کیا۔ بعدازاں فلاح الدین شمس صاحب نے آنے والے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب جماعت احمدیہ امریکہ ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب نے مختصر استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف کروایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں خطاب کرنے کی درخواست کی۔ آٹھ بج کر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ڈائس پر تشریف لائے اور مہمانوں سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ کا استقبالیہ سے خطاب

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا۔ یہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن نے مجھے درخواست کی کہ مَیں آپ کو اسلام کے بارہ میں بتاؤں۔ اس وقت غیر مسلم دنیا یہ سمجھتی ہے کہ مسلمان یا اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے جو دنیا کے امن کو برباد کر رہا ہے۔ بدقسمتی سے ایک گروپ ایسا ضرور ہے جو اس قسم کے خیالات رکھتا ہے۔ اس وجہ سے جہاد اور اس قسم کے دیگر عقائد کے بارے میں غلط فہمیاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ درست ہے کہ بعض انتہاء پسندوں کی وجہ سے غلط تأثر اسلام کے بارہ میں ہے لیکن مَیں واضح کرتا ہوں کہ جو لٹریچر اسلام کے خلاف لکھا گیا ہے وہ اسلام کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے اور پھر اس لٹریچر کی وسیع اشاعت ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ اس قسم کا مضمون ہے کہ اس تھوڑے وقت میں اس سے انصاف نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن مَیں اس وقت اسلام کی اصل حقیقت جو بانیٔ جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان کی ہے وہ بتاؤں گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی تعلیم پیش کی ہے جو قرآن کریم نے پیش کی، جو آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائی۔ بانیٔ جماعت احمدیہ کو فوت ہوئے سو سال ہو گئے ہیں۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ احمدیہ مسلم جماعت نے دنیا میں جہاد کے بارہ میں غلط تاثر پیش کیا ہے اور کوئی نئی چیز پیش کر رہی ہے۔ کوئی نئی چیز نہیں۔ یہ وہی تعلیم ہے جو قرآن کریم نے پیش کی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں جو یہ جہاد کی باتیں ہو رہی ہیں یہ درست نہیں ہے۔ یہ خدا اور اس کے رسول کے حکم کے خلاف ہے۔ آخر جہاد کے اصل معنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا بیان فرمائے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے دنیا کو امن کا پیغام دیا۔ لوگ ان پڑھ تھے بلکہ جہالت میں مبتلا تھے اور لڑائیاں کرتے رہتے تھے۔ خانہ کعبہ ایک خدا کی عبادت کے لئے بنایا گیا تھا لیکن وہاں 360 بت تھے۔ مکہ کے لوگ کسی خدا کو ماننے والے نہ تھے۔ آنحضرت ﷺ نے عرب کے لوگوں کو صرف ایک خدا کی طرف بلایا۔ اس پر مکّہ کے لوگوں نے مظالم ڈھانے شروع کئے۔ مسلمانوں کو دو اونٹوں کے ساتھ باندھ کر اونٹوں کو مخالف سمت دوڑا دیا جاتا۔ گرم ریت پر سخت دھوپ میں لٹا کر ان کے سینوں پر ناچتے، گرم پتھر ان کے سینوں پر رکھ دیتے اور ان کو تپتی ہوئی ریت پر گھسیٹا جاتا تھا۔ پانی تک بھی نہ دیتے تھے۔ خود آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے صحابہ کو ایک لمبا عرصہ محصور رکھا گیا اور خوراک تک نہ جانے دی گئی۔ ان حالات میں اگر کسی مسلمان نے لڑائی کی اجازت مانگی تو آپؐ نے نہیں دی اور کہا کہ مَیں اس کام کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ صبر دکھاؤ۔

پھر آنحضرت ﷺ اور مسلمانوں کو ہجرت کی اجازت دے دی گئی۔ آنحضرت ﷺ اور کچھ مسلمانوں نے مدینہ کی طرف ہجرت کی۔ مدینہ میں مختلف قبائل اور قوموں کے لوگ آباد تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان سب کے ساتھ معاہدہ کیا اور سب کو آزادی دی۔ اگر کسی کو اس کے جرم کی وجہ سے سزا ملی تو اس کے اپنے مذہب کے مطابق دی گئی لیکن سب کو برابری کے حقوق دیئے گئے۔

مسلمان انتہائی بے کسی کی حالت میں مکّہ سے مدینہ آئے تھے۔ مکّہ کے لوگوں نے پیچھا نہ چھوڑا اور مدینہ پر حملہ کیا، بدر کی جنگ ہوئی مسلمانوں کی حالت بہت کمزور تھی جبکہ مخالف کفار ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس تھے۔ مسلمانوں میں تو کچھ نوعمر لڑکے بھی تھے۔ تو اس حال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنگ کی اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔

اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّھُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصْرِھِمْ لَقَدِیْرٌ (الحج: 40) ان لوگوں کو جن کے خلاف قتال کیا جاتا ہے قتال کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کئے گئے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر پوری قدرت رکھتا ہے۔ وہ لوگ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا۔ محض اس بنا پر کہ وہ کہتے تھے کہ اللہ ہمارا ربّ ہے اور اگر اللہ کی طرف سے لوگوں کا دفاع ان میں سے بعض کو بعض دوسروں سے بھڑا کر نہ کیا جاتا تو راہب خانے منہدم کر دیئے جاتے اور گرجے بھی اور یہود کے معابد بھی اور مساجد بھی جن میں بکثرت اللہ کا نام لیا جاتا ہے۔ یقیناً اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بہت طاقتور اور کامل غلبہ والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا اس آیت میں لڑائی کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں جس کی وجہ سے دفاع یا لڑائی کی اجازت دی گئی ہے۔ ایک تو اپنا دفاع کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ ان سے لڑائی کرو جو تم سے لڑائی کرتے ہیں لیکن زیادتی نہ کرو۔ پھر جو مذہب کی وجہ سے تم سے لڑائی کرتے ہیں اور زبردستی تمہیں تمہارے مذہب سے دور کر کے اپنے مذہب میں داخل کرنا چاہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ ظلم اور دہشت گردی کو پسند نہیں کرتا۔ یہ ہے دین کی تعلیم۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ (النساء: 136) لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ ھُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی۔ وَاتَّقُوا اللّٰہَ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (سورۃ المائدۃ آیت 9) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

حضور انور نے فرمایا اس میں عدل کے بارے میں تعلیم دی گئی ہے۔ اپنے اعمال دین کی تعلیم کے مطابق کرو اور ہر ایک کے ساتھ انصاف سے کام لو۔ اب کیا کوئی دہشت گرد رول ماڈل بن سکتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت دہشت گردی کو ناپسند کرتی ہے۔ اچھے اعمال میں سے ایک یہ ہے کہ اگر جنگ ہو تو قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ یہ امن کے لئے ضروری ہے۔

اگر دو قومیں، پارٹیاں امن کے لئے معاہدہ کریں اور پھر کوئی ایک معاہدہ کی خلاف ورزی کرے یا کمزور قوم پارٹی پر ظلم کرے۔ پھر بھی یہ تعلیم ہے کہ امن کے قیام کے لئے کوشش کرنی ہے اور کمزور کا ساتھ دینا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ افسوس ہے کہ مغربی میڈیا اور دوسرے لوگ اسلام کی تعلیم پر غیر منصفانہ حملہ کرتے ہیں۔ یہ جو ڈنمارک میں، سویڈن میں کارٹون بنائے گئے ہیں اور ہالینڈ میں فلم تیار کی گئی ہے یہ کیا ہے؟ ہم تو سب انبیاء کی عزت کرتے ہیں۔ یہ ایک مسلمہ بات ہے کہ اگر ہم ہر ایک کی عزت کریں تو دنیا میں امن قائم ہو سکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس زمانہ میں مذہبی جنگ ہو سکتی ہے تو جہاد کی کیا تعریف ہے۔ خصوصاً جماعت احمدیہ جہاد کی کیا تعریف کرتی ہے؟

گزشتہ چند صدیوں میں جو جنگیں ہوئیں وہ سیاسی تھیں۔ جنگ عظیم (World War) بھی کوئی مذہبی جنگ نہ تھی، سیاسی جنگ تھی۔ اسلام کو دہشت گرد مذہب کہنے سے پہلے انصاف کا تقاضا ہے کہ ہم اسلام کی تعلیم دیکھیں۔ آج کے زمانے میں ہمارا کیا مؤقف ہے۔ ہر ایک کا بنیادی حق ہے کہ جو چاہے مذہب اختیار کرے اور اس پر عمل کرے۔ آج کے زمانے میں جنگ اس وجہ سے نہیں ہے۔ سو سال قبل جماعت احمدیہ کے بانی نے بتایا تھا کہ یہ کہنا کہ قرآن جہاد (Holy War) کی تعلیم دیتا ہے یہ درست نہیں۔ جنگ کی اجازت صرف اسی وقت ہے کہ کوئی مسلمانوں سے بغیر کسی وجہ کے جنگ کرے یا زبردستی ان کے مذہب پر حملہ کرے اور عمل نہ کرنے دے۔ اگر حکومت مذہبی معاملات میں دخل اندازی نہ کرے اور نہ ہی یہ حکومت کوئی زبردستی کرتی ہے تو پھر جنگ کرنا ناجائز ہے۔ یہ جہاد کے بارے میں مسیح محمدی کی تعلیم ہے۔ یہ مختلف تنظیموں اور گروپس کی طرف سے کئے جانے والے خودکش حملے اور بم دھماکے سب ناجائز ہیں اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔

اصل جہاد تو اپنے نفس کے خلاف جہاد ہے۔ ایک جنگ سے واپس آتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ نَحْنُ رَجَعْنَا مِنَ الْجِھَادِ الْاَصْغَرِ اِلَی الْجِھَادِ الْاَکْبَرِ کہ ہم ایک چھوٹے جہاد سے (جو لڑائی کا جہاد تھا) ایک سب سے بڑے جہاد کی طرف (جو نفس کے خلاف جہاد ہے) لوٹ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہی اصل جہاد ہے۔ پھر بنی نوع انسان کی خدمت اصل جہاد ہے۔ سو سال سے زائد ہماری جماعت احمدیہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔ غریب ممالک میں ہمارے سکول، ہسپتال قائم ہیں۔ پانی مہیا کرنے کے لئے واٹر پمپ اور روشنی مہیا کرنے کے لئے مختلف سسٹم لگانے کی کوششیں جاری ہیں۔ ہم مستقلاً خدمت کا یہ کام کر رہے ہیں اور بلاامتیاز رنگ و نسل اور مذہب و ملت کر رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہم خصوصیت سے اپنی جماعت کے لوگوں کو کہتے ہیں کہ ایسی باتوں سے پرہیز کریں۔ بدعملیوں سے بچیں، یہ غیر مناسب ہے کہ انسانیت کے ساتھ ہمدردی نہ کی جائے سب کی بھلائی کرو تا کہ تم پر آسمان پر بھی رحم ہو۔ ہر قسم کے حسد وغیرہ سے بچو اور اپنے آپ کو خدا کی محبت میں فنا کر دو۔ اس وقت لڑائی والا جہاد ختم ہے بلکہ جہاد بالنفس جاری ہے۔ اپنے دلوں کی پاکیزگی اختیار کرو اور امن کو دنیا میں پھیلاؤ۔

حضور انور نے فرمایا یہ تعلیم ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہے۔ جو احمدی حضرت مسیح موعودؑ سے اور خلافت احمدیہ سے محبت کرتے ہیں انہیں چاہئے کہ اس تعلیم پر عمل کریں۔ نفرت کو دور کریں اور محبت پھیلائیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ سب تعلیم یافتہ ہیں اس تعلیم کو جو میں نے پیش کی ہے فیصلہ کریں کہ اسلام دہشت گردی کا مذہب ہے یا امن کا؟

حضور انور نے فرمایا آپ کا ملک ان ملکوں میں شامل ہے جو مذہبی اور سیاسی آزادی دیتا ہے اس لئے آپ بھی انصاف سے کام لیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کی مدد کرے۔

مَیں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ یہاں تشریف لائے۔ آپ سب کا شکریہ!

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب آٹھ بجکر چالیس منٹ پر ختم ہوا۔ جونہی حضور انور کا خطاب ختم ہوا۔ سارے مہمان دیر تک تالیاں بجاتے رہے۔ مہمانوں پر اس خطاب کا اتنا گہرا اثر تھا کہ خطاب ختم ہوتے ہی حضور انور سے ملنے کے لئے مہمانوں کا تانتا بندھ گیا۔ یہ مہمان ایک قطار کی صورت میں باری باری حضور انور کے پاس آتے اور شرف ملاقات حاصل کرتے اور اپنے خیالات کا برملا اظہار کرتے اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنواتے۔

مہمانوں کے تأثرات

✿...... Vatican Embassy کے نمائندہ نے اس بات کا اظہار کیا کہ وہ حضور انور کی پُرکشش شخصیت سے بہت متأثر ہوئے ہیں اور حضور کو اپنے سامعین پر پورا کنٹرول تھا اور انہوں نے حضور کی تقریر کو بڑے انہماک سے سنا ہے۔ حضور سے ہاتھ ملانے کے بعد کہنے لگے کہ مَیں اپنے لئے ایک اعزاز سمجھتا ہوں۔

✿...... چرچ آف بالٹی مور کے پادری Rev. Dr. Ted Durr نے حضور انور سے ملاقات کے بعد کہا کہ انہوں نے ''پہلی مرتبہ اسلام کی تعلیم کے بارہ میں اس طرح تفصیل کے ساتھ سنا ہے اور خصوصاً جہاد کی تعلیم کے بارہ میں۔ کاش لوگ اس پر کان دھریں''۔

ان پادری صاحب نے اپنے چرچ کے باہر ایک بڑا پوسٹر Love for all Hatred for None کا لگایا ہوا ہے۔

✿...... Mr. William O' Toole منٹگمری کاؤنٹی کے اسسٹنٹ چیف پولیس نے کہا کہ وہ حضور انور سے مل کر بہت خوش ہوئے ہیں اور حضور انور سے ملاقات کو اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں۔ حضور انور کی تقریر بہت جامع تھی اور آپ نے بہت عمدہ رنگ میں اسلام کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا ہے۔

✿...... Mali اور Cape Verdi ممالک کی ایمبیسیز کے نمائندوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ حضور سے مل کر نہ صرف خوش ہوئے ہیں بلکہ انہوں نے اپنے اندر ایک خاص کشش اور جذب محسوس کی ہے۔ ہم واپس جا کر اپنے ایمبیسیڈر کو بتائیں گے کہ ہم نے آج ایک Wonderful Speech سنی ہے۔

✿...... یو ایس ایئر فورس کے تینوں ریٹائرڈ جنرلوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج انہوں نے جہاد کے حقیقی تصور اور امن کے بارہ میں سنا ہے۔ ہمیں بہت خوشی ہوئی ہے۔

✿...... World Bank سے آنے والے نمائندگان بھی حضور انور کے خطاب سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے غیر معمولی طور پر خوشی کا اظہار کیا۔

✿...... Mr. Isiah Leggett چیف کاؤنٹی ایگزیکٹو (جو حضور انور کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے) نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا His Holiness نے جہاد کے بارہ میں دینی تعلیم بہت عمدہ طریق سے بیان کی ہے۔ حضور انور کا انداز بہت مؤثر تھا اور اس بات کی ضرورت بھی تھی کہ لوگوں کے لئے سچی اور صحیح دینی تعلیمات بیان کی جاتیں۔

✿...... اسی طرح دیگر مختلف مہمانوں نے بہت خوشی کے جذبات کا اظہار کیا اور بعض نے کہا کہ بہت عمدہ خطاب تھا کیا ہمیں اس خطاب کی کاپی مل سکتی ہے جس پر منتظمین نے انہیں بتایا کہ آپ کو جلد شائع حالت میں مل جائے گا۔

مہمانوں کے لئے ان کی میز پر درج ذیل تین پمفلٹ رکھے گئے تھے۔ ایک میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف تھا۔ پھر دوسرے میں جماعت کا تعارف اور جہاد کے تصور کے بارہ میں بتایا گیا تھا اور تیسرا پمفلٹ خلافت احمدیہ اور جماعتی نظام پر مشتمل تھا۔

اس کے علاوہ تمام مہمانوں کو ایک پیکج دیا گیا جس میں جماعت اور خلفاء کا تعارف تھا اور نظام کے بارہ میں بتایا گیا تھا اور The Muslim Sunrise کا تازہ شمارہ بھی دیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی بعض مہمانوں کو تحائف عطا فرمائے۔ نو بجکر چالیس منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل سے مسجد بیت الرحمٰن کے لئے روانہ ہوئے اور دس بج کر پچیس منٹ پر بیت الرحمٰن تشریف آوری ہوئی۔ جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج امریکہ میں قیام کا آخری دن تھا۔

✿✿✿✿✿✿

بقیہ: حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ
از صفحہ نمبر 9

رہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل کئی کئی راتیں جاگ کر مناجات کرتے رہے اور مخالفت اور ظلم وتشدد کے طوفان عظیم کے آگے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑے ہو گئے اور اپنی دعاؤں اور اُولوالعزمی سے اس طوفان کا رخ موڑ دیا۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ کو آئینی اغراض کی خاطر غیر مسلم قرار دیا۔ حضور رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً بتایا: "وَ سِّعْ مَکَانَکَ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَھْزِءِیْنَ" کہ اپنے مکان وسیع کرو۔ میں ان استہزا کرنے والوں کے لئے کافی ہوں۔ چنانچہ حضورؒ کے پاس جو بھی مصیبت زدہ احمدی ملاقات کے لئے آتا حضورؒ سے مل کر وہ تمام دُکھ بھول جاتا اور تعلق باللہ اور توکل علی اللہ اور اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی بشارتوں کے نتیجہ میں حضورؒ کے چہرے پر جو بشاشت تھی وہ ملاقات کے بعد ان کے چہروں پر بھی منتقل ہو جاتی اور وہ ہنستے مسکراتے باہر جاتے اور جو قربانیاں اللہ تعالیٰ ان سے لے رہا تھا ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے۔

✿...... چنانچہ تمام دنیا نے جلد ہی دیکھ لیا کہ ان استہزاء کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ نے جلد پکڑ کی اور وہ سربراہ حکومت جو اس نوّے سالہ مسئلے کا حل ببانگ دہل اپنے سر لگاتا رہا کس طرح تختہ دار پر لٹک کر کیفرِ کردار کو پہنچا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے اس دشمن احمدیت کے متعلق پہلے سے ہی خبر کرتے ہوئے یہ بشارت بھی دے دی تھی کہ وہ اپنی عمر کے باون سال نہیں پورے کر سکے گا۔ چنانچہ خدائی وعدوں کے مطابق ایسا ہی ہوا اور وہ اپنی عمر کے باون سال پورے نہ کر سکا۔

دوسری طرف اس شدید ابتلا میں جماعت کی عظیم قربانیوں کو بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت پانے کی جزا کے طور پر خدا تعالیٰ نے اپنی تائید ونصرت کے نشانات پر نشانات اس طرح دکھائے گویا اس کی تائید کی ہوا ایک آندھی کی صورت حاصل کر گئی۔ احمدیت کا پیغام وشہرت دنیا کے کونے کونے میں پہنچ گئی اور اس کے علاوہ خدا تعالیٰ نے ان قربانیوں کے نتیجہ میں عظیم الشان پھل بھی عطا فرمائے۔ عیسائیت کے مرکز یعنی لندن میں ایک عظیم الشان کسرِ صلیب کانفرنس کے نتیجہ میں چرچ نے ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنی شکست تسلیم کر لی۔ سپین کی زمین پر سات سو سال کے بعد خدا تعالیٰ کا گھر بنانے کی توفیق ملی۔ اس بارہ میں خدا تعالیٰ نے حضور رحمہ اللہ کو عظیم الشان بشارات سے نوازا۔ سویڈن کے شہر یوتھے بوری میں مسجد ناصر کی تعمیر جو کہ اس ملک کی تاریخ میں بننے والی پہلی مسجد ہے جہاں رسول عربی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اعلیٰ تعلیمات کو روشناس کروانے کی سعادت اس رسول ﷺ کے سچے غلاموں کے نصیب میں ہی آئی۔ اس مسجد کے سنگ بنیاد اور تقریب افتتاح کے بابرکت موقع پر حضور رحمہ اللہ نے خاص تضرات سے دعائیں کیں۔ یہ وہ پہلی مسجد ہے جو کہ بہت جلد حضرت رسول اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کے نام لیواؤں نمازیوں سے اس طرح چھلکنے لگی کہ تنگ پڑ گئی اور 25 سال کے مختصر عرصہ کے بعد حضرت خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ کی ہدایت پر اس کو منہدم کر کے تعمیر نو کی گئی۔ تعمیر نو کے بعد کچھ عرصہ تک کے لئے اس مسجد کو یورپ کی سب سے بڑی مسجد ہونے کا اعزاز حاصل رہا۔

✿...... حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ: ''میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔''

(تجلیات الٰہیہ)

حضور علیہ السلام کی یہ پیشگوئی مختلف رنگوں میں بار بار پوری ہوتی رہی ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پوری ہوتی رہے گی۔ خلافت ثالثہ کے مبارک دور میں اس کا ایک عظیم الشان ظہور اس طرح ہوا کہ جماعت کے ایک نامور اور انتہائی مخلص فرزند محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو دنیا کا سب سے بڑا اعزاز حاصل ہوا یعنی فزکس کے شعبہ میں ''نوبل پرائز'' ملا۔ آپ دنیا بھر کے وہ پہلے احمدی مسلمان اور پہلے پاکستانی ہیں جنہیں یہ اعلیٰ انعام حاصل ہوا ہے۔

✿...... حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ 9 جون 1982ء کو ''بیت الفضل'' اسلام آباد میں ایک مختصر بیماری کے بعد وفات پا گئے۔ 10/جون 1982ء کو حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنے پیشرو خلیفہ نافلہ موعود کی نماز جنازہ پڑھائی اور تقریباً ایک لاکھ احمدی نماز جنازہ میں شامل ہوئے اور تدفین کے بعد دُعا میں شمولیت کی توفیق پائی۔

✿...... سیدنا حضرت خلیفة المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطاب فرمودہ جلسہ سالانہ برطانیہ 5/اکتوبر 1980ء میں فرمایا:

''مَیں نے اپنی عمر میں سینکڑوں مرتبہ قرآن کریم کا نہایت تدبر سے مطالعہ کیا ہے اس میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو کہ دنیاوی معاملات میں ایک مسلم اور غیر مسلم میں تفریق کی تعلیم دیتی ہو۔ شریعت اسلامی بنی نوع انسان کے لئے خالصتاً باعث رحمت ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے لوگوں کے دلوں کو محبت، پیار اور ہمدردی سے جیتا تھا۔ اگر ہم بھی لوگوں کے دلوں کو فتح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنا ہوگا۔ قرآن کریم کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے ''سب سے محبت اور نفرت کسی سے نہیں''۔ Love For All Hatred For None۔ یہی طریقہ ہے دلوں کو جیتنے کا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں''۔

یہ پیار بھرا پیغام ایک پیارے وجود کی یاد دلاتا ہے جو بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور حضرت مصلح موعودؓ کا فرزند اکبر تھا یعنی حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ۔ آپ نے اپنوں بیگانوں کے دکھوں کو اپنا دکھ بنایا۔ دکھوں پر دکھ اٹھائے لیکن زبان پر کبھی شکوہ نہ آیا۔ آپ کا دل خدا کی حمد سے بھرا رہتا تھا۔ آپ بہت نورانی چہرے والے اور ہمیشہ مسکرانے والے تھے۔ آپ کی محبت بھری یاد دلوں سے کبھی جدا نہیں ہو سکتی۔ آپ کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبل از وقت بشارات دی گئیں جو کہ آپ کی ذات میں پوری ہوئیں اور بعد میں بھی پوری ہوتی رہیں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

آپؒ کا بزرگ وجود ایک نافع الناس وجود تھا جو نوع انسان کے لئے شفقت و پیار سے لبریز تھا۔ آپؒ ناصر دین تھے۔ آپ آیت اللہ تھے اور اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان۔ خدا تعالیٰ آپؒ کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے اور اعلیٰ علیین میں بلند مرتبہ عطا فرمائے آمین۔

✿✿✿✿✿✿

طالب علم اور وقف عارضی

حضرت خلیفة المسیح الثالثؒ فرماتے ہیں:

''مَیں طالبعلموں سے خاص طور پر کہتا ہوں کہ چونکہ گرمیوں کی چھٹیاں ...... ہیں وہ ضرور وقف عارضی پر جائیں۔ ان کا علم بڑھے گا جہاں وہ جائیں گے وہاں کے لوگوں کے لئے انہیں نمونہ بننے کی کوشش کرنی پڑے گی اور اگر نوجوان ان کے لئے نمونہ بنیں گے تو ان پر بڑا اثر ہوگا کہ چھوٹی چھوٹی عمروں والے اس قسم کا کام کر رہے ہیں''۔ (روزنامہ الفضل 12/فروری 1977ء)

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

صدسالہ جشن خلافت نمبر

صدسالہ جشن خلافت کی تقریبات کے حوالہ سے طبع ہونے والی خصوصی اشاعتیں اور سووینئرز (جو ہمیں موصول ہوئے ہیں) کا تعارف گزشتہ شمارہ سے جاری ہے۔ ایسی خصوصی اشاعتیں، دورانِ سال، جب بھی ہمیں موصول ہوتی رہیں گی، تو اپنے معمول کا انتخاب پیش کرنے کی بجائے، اُن پر تبصروں اور اُن میں شامل منتخب مضامین کا تعارف پہلے ہدیۂ قارئین کیا جاتا رہے گا۔ رسائل وجرائد کی ترسیل نیز خط وکتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ درج ذیل ہے۔ اس ویب سائٹ پر گزشتہ پندرہ سال میں ایسے تمام مضامین اور نظموں کا انڈیکس موجود ہے جو الفضل ڈائجسٹ کے لئے منتخب کئے گئے تھے۔

http://www.alislam.org/alfazal/d/

سہ ماہی ''سن رائز'' امریکہ

جماعت ہائے احمدیہ امریکہ کا انگریزی سہ ماہی رسالہ ''سن رائز'' کا ''گرما 2008ء'' کا شمارہ خلافت نمبر کے حوالہ سے شائع کیا گیا ہے۔ A4 سائز کے 60 عمدہ صفحات پر مشتمل یہ رسالہ خلافت کی تاریخ اور برکات کے حوالہ سے عمدہ مضامین اور تصاویر پر مشتمل ہے۔

موسوی اور عیسوی سلسلۂ خلافت

اسلامی تعلیم کے مطابق تمام انبیاء کے بعد ایسی خلافت کا ظہور ہوا جس میں خلفاء منتخب ہوئے یا نامزد کئے گئے تاکہ وہ اُس عظیم الشان کام کی تکمیل کرسکیں جس کے لئے انبیاء کرام مبعوث فرمائے گئے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان خلفاء کے ہاتھ پر فتوحات کا ایسا سلسلہ جاری کیا جن سے یہ ثابت ہوگیا کہ اللہ تعالیٰ کی تائید یافتہ خلافت کی برکات کا ظہور یقیناً ہوکر رہتا ہے اور دشمن اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود ناکام ونامراد کیا جاتا ہے۔

رسالہ ''سن رائز'' کے خلافت نمبر میں شامل ایک مضمون مکرم مبشر احمد صاحب نے تحریر کیا ہے جس میں موسوی اور عیسوی سلسلۂ خلافت کے ایسے تاریخی پہلوؤں کو بیان کیا گیا ہے جن کی روشنی میں اسلامی خلافت کو سمجھنا زیادہ آسان ہوجاتا ہے۔ بائبل کے دونوں حصوں سے پیش کئے جانے والے حوالے خلافت کی اہمیت اور خلافت کے ذریعے تکمیل دین کے مضمون کو خوبصورتی سے بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خلیفہ کی نامزدگی سے متعلق یہ اقتباس بھی بائبل سے پیش کیا گیا ہے:

Moses called Joshua and said to him in the sight of all Israel, "Be strong and of good courage, for you must go with these people to the land which the Lord has sworn to their fathers to give them; and you shall cause them to inherit it. And the Lord, He is One who goes before you. He will be with you. He will not leave you nor forsake you; do not fear not be dismayed. (Deuteronomy 31:7-9)

بائبل کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے Peter کو اپنا خلیفہ نامزد کیا تو فرمایا:

"You are Peter, and upon this rock I will build my church, and the gates of Hades shall not prevail against it."

ماہنامہ ''الھدیٰ'' سویڈن

مجلس انصاراللہ سویڈن کے ماہنامہ ''الھدیٰ'' مئی 2008ء کا شمارہ ''خلافت نمبر'' کے طور پر شائع کیا گیا ہے۔ A4 سائز کے قریباً ڈیڑھ سو صفحات پر مشتمل اس شمارہ میں دوتہائی صفحات اردو میں جبکہ باقی مقامی زبان میں مرتب کئے گئے ہیں۔ خلافت کے حوالہ سے تاریخی مضامین کے علاوہ کچھ مواد احباب کی ذاتی یادوں کا بھی عکاس ہے۔ چند صفحات تصاویر سے بھی مزین ہیں۔

نظام خلافت کی عظمت

ماہنامہ ''النور'' امریکہ کے خلافت نمبر میں مکرم حبیب الرحمٰن زیروی صاحب کا مرتّبہ ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں حضرت خلیفۃالمسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں نظام خلافت کی عظمت اور اس کی برکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

ذیل میں حضورؒ کے چند ایسے ارشادات نقل کئے جارہے ہیں جو ہمیشہ ہر احمدی کے پیش نظر رہنے چاہئیں:

☆ ''خلافتِ احمدیہ کی طاقت کا راز دو باتوں میں ہے۔ ایک خلیفۂ وقت کے اپنے تقویٰ میں اور ایک جماعت احمدیہ کے مجموعی تقویٰ میں۔ جماعت کا تنا تقویٰ من حیث الجماعت بڑھے گا، احمدیت میں اتنی ہی زیادہ عظمت اور قوت پیدا ہوگی۔ خلیفۂ وقت کا ذاتی تقویٰ جتنا ترقی کرے گا اتنی ہی اچھی سیادت اور قیادت جماعت کو نصیب ہوگی''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/جون 1982ء)

☆ ''خدا نے منصب خلافت پر مجھے مقرر فرمایا اور اس منصب کی خاطر لوگ مجھے دعا کے لئے لکھتے ہیں۔ اُن کو بتانا چاہتا ہوں کہ مَیں نے پہلے بھی یہی دیکھا تھا اور آئندہ بھی یہی ہوگا کہ اگر کسی احمدی کو منصب خلافت کا احترام نہیں ہے، اس سے سچا پیار نہیں ہے، اس سے عشق اور وارفتگی کا تعلق نہیں ہے اور صرف اپنی ضرورت کے وقت وہ دعا کے لئے حاضر ہوتا ہے تو اُس کی دعائیں یعنی خلیفۂ وقت کی دعائیں اس کے لئے قبول نہیں کی جائیں گی۔ اُسی کے لئے قبول کی جائیں گی جو خاص اخلاص کے ساتھ دعا کے لئے لکھتا ہے اور اس کا عمل ثابت کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے اس عہد پر قائم ہے کہ جو نیک کام مجھے فرمائیں گے، اُن میں آپ کی اطاعت کروں گا۔ ایسے مطیع بندوں کے لئے تو بعض دفعہ ہم نے یہ نظارے دیکھے، ایک دفعہ نہیں بسا اوقات، یہ نظارے دیکھے کہ وہاں پہنچی بھی نہیں دعا، اور پھر بھی قبول ہوگئی۔ ابھی لکھی جارہی تھی دعا، تو اللہ تعالیٰ اس پر پیار کی نظر ڈال رہا تھا اور دعا قبول ہورہی تھی''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/جولائی 1982ء)

☆ ''اللہ تعالیٰ جب بھی کوئی تحریک جماعت کے کسی بھی خلیفہ کے دل میں ڈالتا ہے تو اس کے متعلق آپ کو پوری طرح مطمئن ہونا چاہئے کہ ضرور کوئی الٰہی اشارے ایسے ہیں جو مستقبل کی خوش آئند باتوں کا پتہ دے رہے ہیں اور وہ تحریک جو بظاہر معمولی سی آواز سے اٹھتی نظر آتی ہے، ایک عظیم الشان عمارت میں تبدیل ہوجایا کرتی ہے''۔

(خدام الاحمدیہ کے یورپین اجتماع 1984ء سے خطاب)

☆ ''جہاں تک احمدیوں اور خلیفۃالمسیح کے رشتہ کا تعلق ہے، کوئی احمدی جتنے خطوط چاہے خلیفۃالمسیح کی خدمت میں لکھ سکتا ہے، اس بارہ میں کوئی روک نہیں۔ لیکن اگر آپ کسی اَور شخص کے منفی رویہ کے بارہ میں اطلاع دے رہے ہیں تو پھر اسلامی تعلیمات کے مطابق یہ آپ کا فرض ہے کہ اس شخص کو بھی مطلع کریں ورنہ یہ غیبت شمار ہوگی''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 8/اکتوبر 1982ء)

☆ ''خلیفہ اور جماعت دو الگ وجود نہیں بلکہ ایک ہی وجود کی دو حیثیتیں اور دو نام ہیں۔ اس لئے صرف میرے لئے نہیں بلکہ ہم سب پر اللہ تعالیٰ کا شکر واجب ہے''۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14/اکتوبر 1983ء)

☆ ''مَیں آپ کو خوب کھول کر بتانا چاہتا ہوں کہ گناہ کبیرہ جو انسان یعنی فرد کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں وہ اپنی جگہ پر خطرناک ہیں۔ میرا تجربہ ہے جماعت کے اُن لوگوں پر نظر ڈال کر جنہوں نے بڑے بڑے گناہ کئے وہ بھی نیک انجام پاگئے۔ لیکن خلافت کے خلاف بے ادبی کرنے والوں کا کبھی مَیں نے نیک انجام ہوتے نہیں دیکھا، وہ بھی تباہ ہوئے اور اُن کی اولادیں بھی تباہ ہوئیں...... اس لئے کہ خلافت وہ خدائی رسّی ہے جس کے ساتھ دنیا نے بندھنا ہے، جس کے ساتھ خدا کے ساتھ تعلق قائم ہونا ہے۔ یہ حبل اللہ ہے۔''

(22ویں سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ سے صدارتی خطاب)

محترم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب

ماہنامہ ''النور'' امریکہ کے خلافت نمبر 2008ء میں محترم ڈاکٹر محمد اسحٰق خلیل صاحب (ابن محترم الحاج محمد ابراہیم خلیل صاحب سابق مبلغ اٹلی ومغربی افریقہ) کا ذکرخیر مکرم محمد زکریا ورک صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

محترم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب 7/مارچ 2008ء کو 73 سال کی عمر میں سوئٹزرلینڈ میں وفات پاگئے جہاں آپ چالیس سال سے مقیم تھے۔ آپ موصی تھے۔ 1970ء میں آپ نے ہمبرگ یونیورسٹی جرمنی سے قانون میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ حافظ قرآن تھے اور 1971ء میں مسجد فضل لندن میں تراویح میں قرآن کریم کا دَور مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ حج بیت اللہ بھی کیا۔ متقی، نرم خو، دعاگو اور مستجاب الدعوات تھے۔ بلا کے ذہین وفطین، خوش مزاج اور وسیع مطالعہ کے حامل تھے۔ 1969ء میں آپ کا مقالہ فضل عمر فاؤنڈیشن کے مقابلہ مضمون نویسی میں اوّل قرار پایا تھا۔ جماعتی اخبارات کے علاوہ زیورخ کے جرمن اخبارات میں بھی آپ کے مضامین اور انٹرویوز شائع ہوتے رہتے تھے۔ تبلیغ کا شوق جنون کی حد تک تھا۔ فارسی، عربی، اردو، پنجابی، انگریزی، جرمن اور ترکش زبانوں پر عبور حاصل تھا۔ زیورخ یونیورسٹی میں عربی اور اردو میں تدریس کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے جبکہ یونیورسٹی آف برلن میں سنسکرت پڑھاتے رہے۔ زیورخ میں وکالت بھی کرتے رہے۔ کئی ممالک کے مختلف مدبرین اور سیاستدانوں سے ملاقات کرکے قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا کرتے۔

آپ جیب میں حمائل شریف رکھتے تاکہ حفظ قرآن کی سعادت جو حاصل ہوچکی تھی، اُس میں کمی نہ آئے۔ تلاوت خاص لحن سے کرتے۔ بہت نفاست پسند تھے۔ کتابوں کے دلدادہ تھے اور علم کے شیفتہ۔ گھر میں ضخیم لائبریری بنا رکھی تھی۔ تاہم آپ کے علم وفضل پر خاکساری کا پردہ پڑا ہوا تھا۔ مختلف ممالک کے سالانہ جلسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوا کرتے۔ اسائلم کی خاطر زیورخ آنے والوں کے لئے شجرِ سایہ دار کی حیثیت رکھتے تھے۔

ماہنامہ ''النور'' امریکہ کے خلافت نمبر میں مکرم جمیل الرحمٰن صاحب کی ایک نظم شامل اشاعت ہے جس میں سیدنا حضرت خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو امریکہ کی سرزمین پر مرحبا کہا گیا ہے۔ اس نظم میں سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

تُو محبت کا مغنّی ہے محبت گیر بھی
زندگی کے خواب کی تعبیر بھی تفسیر بھی
مطرب حق نغمۂ جاں حسن سرگم مرحبا
مرحبا اھلاً و سھلاً ، مرحبا صد مرحبا

ہر طرف پہنچا ہے تُو لے کر خدا کی رحمتیں
اب ہوئیں وابستہ دامن سے تیرے سب برکتیں
اک نظر ہم پر بھی محبوب معظم مرحبا
مرحبا اھلاً و سھلاً ، مرحبا صد مرحبا

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

22nd August 2008 –28th August 2008

Please Note that programme and timings may change without prior notice All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 22nd August 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
00:55 Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Benin, Africa including a press conference and a meeting with the president.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th August 1995.
02:35 Al Maa'idah: a cookery programme
03:00 MTA Variety
03:45 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 11th March 1998.
05:00 Mosha'airah: an evening of poetry.
06:05 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 1st April 2007.
08:20 Siraiki Muzakarah
09:00 Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recorded on 6th January 1995.
10:05 Indonesian Service
11:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including a flag hoisting ceremony by Hadhrat Khalifatul Masih V.
12:00 Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, from Germany.
13:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including an array of programmes.
15:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including the First Session with speeches and poems.
17:15 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including an array of programmes.
18:30 Arabic Service: Repeat of live Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 Jalsa Salana Germany: flag hoisting ceremony by Huzur [R]
21:30 Friday Sermon [R]
22:30 Jalsa Salana Germany: an array of programmes [R]

Saturday 23rd August 2008

00:30 Jalsa Salana Germany: first session followed by an array of programmes
03:55 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih V from Germany. Recorded on 22nd August 2008.
04:55 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 30th August 1995.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith
06:25 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih V from Germany recorded on 22nd August 2008.
07:30 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including an array of programmes.
08:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including the Second Session with speeches and poems.
10:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including an address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V from the ladies Jalsa Gah.
12:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including a documentary about Khilfat in Germany and other reports of Khilafat.
15:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including the Third Session with speeches and poems.
17:15 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including your letters and end of the day proceedings
18:05 Camels of Australia: an Australian documentary about Camels of Australia.
18:35 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif, Hani Tahir and Mustapha Sabit.
20:35 Jalsa Salana Germany: Second Session with speeches and poems [R]
23:05 Jalsa Salana Germany: address to ladies by by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Sunday 24th August 2008

01:05 Jalsa Salana Germany: a documentary about Khilafat.
04:05 Jalsa Salana Germany: Third Session with speeches and poems [R]
06:20 Jalsa Salana Germany: your letters
07:00 Tilaawat & Dars-e-Hadith
07:30 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including the Fourth Session with speeches and poems
10:40 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including a documentary about Khulafa in Germany and other reports of Khilafat.
14:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including the Final Session with tilawat, poem and speeches.
15:00 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including the Final address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, Head of the Ahmadiyya Muslim Community.
16:30 Live proceedings of Jalsa Salana Germany including an array of programmes.
18:05 MTA Travel: a travel programme on the Vesuvius earthquakes.
18:30 Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam, hosted by Muhammad Sharif.
20:30 Jalsa Salana Germany: Fourth Session with speeches and poems [R]
23:40 Jalsa Salana Germany: a documentary about Khilafa-e-Ahmadiyyat [R]

Monday 25th August 2008

03:00 Jalsa Salana Germany including the Final Session with tilawat, poem and speeches.
04:00 Jalsa Salana Germany including the Final address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, Head of the Ahmadiyya Muslim Community.
05:30 Jalsa Salana Germany including an array of programmes.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:10 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) class with Huzoor. Recorded on 8th April 2007.
08:10 Le Francais C'est Facile: lesson no. 19.
08:50 French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 9th February 1998.
09:55 Indonesian Service
11:10 Medical Matters: a programme about the Mental Health.
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 29th June 2007.
15:10 Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Maulana Zaheer Ahmad Khadim on the topic of financial sacrifice and the system of Ahmadiyya Muslim Community.
15:45 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
16:40 French Mulaqa'at: recorded on 9th February 1998. [R]
17:45 Medical Matters [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 28th September 1995.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Nasirat) [R]
22:10 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 29th June 2007. [R]
23:15 Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Maulana Zaheer Ahmad Khadim on the topic of financial sacrifice and the system of Ahmadiyya Muslim Community. [R]

Tuesday 26th August 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:05 Le Francais C'est Facile: lesson no. 19.
01:35 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th September 1995.
02:40 Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 29th June 2007.
03:50 French Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and French speaking friends. Recorded on 9th February 1998.
05:15 Jalsa Salana Speeches: a speech delivered by Maulana Zaheer Ahmad Khadim on the topic of financial sacrifice and the system of Ahmadiyya Muslim Community.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor. Recorded on 14th April 2007.
08:05 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 12th September 1998.
09:20 Spectrum: a programme documenting the lecture of the Hadhrat Khalifatul Masih V, to the Roehampton University, on the topic of Islam - a religion of peace.
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Jalsa Salana New Zealand: Concluding address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V on 6th May 2006.
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
16:00 Question and Answer Session [R]
17:15 Intikhab-e-Sukhan
18:30 Arabic Service
20:35 MTA News International
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
22:15 Spectrum: Islam- A religion of Peace [R]
22:40 Jalsa Salana New Zealand: Concluding address [R]

Wednesday 27th August 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
01:00 Learning Arabic: lesson no. 7
01:20 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 29th September 1995.
02:20 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam)
03:25 Question and Answer Session: Recorded on 12th September 1998.
04:40 Spectrum: Islam- A religion of Peace
05:10 Jalsa Salana New Zealand: Concluding address. Recorded on 6th May 2006.
06:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor. Recorded on 15th April 2007.
08:00 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Ma'ood (as)
09:00 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18sh October 1998.
10:05 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05 Bangla Shomprochar
14:05 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra), recorded on 17th May 1985.
15:05 Jalsa Salana UK 1995: a speech delivered by Tahir Selby about The Acceptance of Prayers a mighty proof of God~s Existance. Recorded on 29th July 1995.
15:30 Attractions of Australia
16:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
16:45 Khilafat Jubilee Quiz
17:20 Question and Answer Session [R]
18:30 Arabic Service
19:30 Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Recorded on 3rd October 1995.
20:30 MTA International News
21:05 Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
21:55 Jalsa Salana UK 1995 [R]
22:35 From the Archives [R]

Thursday 28th August 2008

00:00 Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05 Hamaari Kaenaat
01:35 Liqaa Ma'al Arab
02:35 Attractions of Australia
03:05 Seerat Sahaba Hadhrat Masih Ma'ood (as)
03:45 From the Archives
05:00 Khilafat Jubilee Quiz
05:30 Jalsa Salana UK 1995
06:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 21st April 2007.
08:05 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 29th October 1995.Part 1.
08:50 Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V in Nigeria. Recorded on 2nd May 2008.
10:10 Indonesian Service
11:05 Waaqe-Feene-Nau: a children's programme
11:40 Pushto Service
12:00 Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
12:50 Bangla Shomprochar
14:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th March 1998.
15:15 Friday Sermon [R]
16:40 English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Recorded on 29th October 1995. [R]
17:40 Mosha'airah: an evening of poetry
18:30 Arabic Service
20:35 MTA International News
21:05 Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 17th March 1998. [R]
22:15 Waaqe-Feene-Nau: a children's programme [R]
22:50 Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Hazoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 15 | Friday 15 August , 2008 | Issue No. 33

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ شمالی امریکہ کی مختصر جھلکیاں

افسوس ہے کہ مغربی میڈیا اور دوسرے لوگ اسلام کی تعلیم پر غیر منصفانہ حملے کرتے ہیں۔ اسلام کو دہشت گرد مذہب کہنے سے پہلے انصاف کا تقاضا ہے کہ اسلام کی تعلیم سیکھیں۔ جو لٹریچر اسلام کے خلاف لکھا گیا ہے وہ اسلام کی تعلیمات کو نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔

اس زمانہ میں بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جہاد سے متعلق اسلامی تعلیمات کی حقیقت کو اصل صورت میں پیش فرمایا ہے۔
مختلف تنظیموں اور گروپس کی طرف سے کئے جانے والے خودکش حملے اور بم دھماکے سب ناجائز ہیں اور اسلام اس کی ہرگز اجازت نہیں دیتا۔
(ہلٹن ہوٹل (ورجینیا۔امریکہ) میں منعقدہ استقبالیہ تقریب میں حضور ایدہ اللہ کا خطاب)

استقبالیہ تقریب میں سوسائٹی کے مختلف طبقات کی اہم اور معزز شخصیات کی شمولیت اور اسلامی جہاد کی حقیقت سے متعلق حضور انور کے خطاب پر مثبت تأثرات۔

جماعت احمدیہ امریکہ کی نیشنل مجلس عاملہ اور ذیلی تنظیموں مجلس انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ اور مجلس خدام الاحمدیہ کی نیشنل مجالس عاملہ کے اراکین کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اسے بہتر بنانے کے لئے اہم ہدایات۔

(حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے پہلے دورہ کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

23/جون 2008ء بروز سوموار:

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل مجلس عاملہ (USA) کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق صبح سوا دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور نیشنل مجلس عاملہ یو ایس اے کے ساتھ میٹنگ کا آغاز ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

حضور انور نے سب سے پہلے نائب امراء سے باری باری ان کے سپرد ذمہ داریوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

ظہیر احمد صاحب باجوہ نائب امیر یو ایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد ایڈمنسٹریٹو میٹرز اور فنانشل افیئرز ہیں۔

زندہ محمود باجوہ صاحب نائب امیر یو ایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد پبلک ریلیشن اور Persecution کے تعلق میں رابطوں کا کام ہے۔ یہ امور خارجہ کے سیکرٹری بھی ہیں۔

ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر نے بتایا کہ ان کے سپرد ایم ٹی اے کے لئے پروگراموں کی تیاری ہے۔ وہ پروگرام تیار کروا کر ایم ٹی اے لندن اور یہاں ایم ٹی اے کے لوکل سٹیشن کو بھی دیتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ جلسہ سالانہ کی تقاریر اور دیگر مختلف ڈاکومنٹری پروگرام ہوتے ہیں اور 25 کے ماہانہ پروگرام تیار کر کے دیتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ اُن کے پاس سیکرٹری اشاعت سمعی وبصری کا عہدہ بھی ہے۔

وسیم ملک صاحب نائب امیر یو ایس اے نے بتایا کہ جو کام بھی امیر صاحب سپرد کریں وہ اس کو بجا لاتے ہیں۔

ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب نائب امیر نے رپورٹ دیتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد ساؤتھ ویسٹ ریجن کی سات جماعتیں ہیں اور لاس اینجلس سے وہ ان جماعتوں کو Cover کرتے ہیں۔

منعم نعیم صاحب نائب امیر یو ایس اے نے بتایا کہ ان کے سپرد ساؤتھ ویسٹ ریجن کی چھ اور مڈ ویسٹ ریجن کی پانچ جماعتیں ہیں۔ نیز وہ چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ یو ایس اے بھی ہیں۔

جنرل سیکرٹری صاحب سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ کے ملک میں کل کتنی جماعتیں ہیں۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ 67 جماعتیں ہیں اور بعض ایسے مقامات ہیں جہاں ابھی باقاعدہ جماعت نہیں ہے ان کو مرکز واشنگٹن سے ملحق کیا ہوا ہے۔ اس پر حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو ان کی قریبی جماعتوں میں شامل کریں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ مجموعی طور پر تعداد 15 ہزار کے لگ بھگ ہے۔ بارہ ہزار پانچ صد کی تجنید ان کے مکمل کوائف اور ایڈریسز کے ساتھ ہم مکمل کر چکے ہیں۔ باقی پر کام ہو رہا ہے۔ ایک تعداد ایسی بھی ہے جو یہاں آتی ہے اور تجنید میں شامل ہوتی ہے اور پھر عارضی قیام کر کے واپس چلی جاتی ہے۔ ان کا ریکارڈ علیحدہ رکھا جاتا ہے۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ ایسے لوگ جو ابھی پوری طرح اپنے مکمل کوائف کے ساتھ تجنید میں شامل نہیں ہیں جب وہ سیکرٹری مال کو چندہ ادا کرتے ہیں تو سیکرٹری مال کو چاہئے کہ ان کا ایڈریس لے لیا کرے۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو Locate کریں۔

حضور انو نے دریافت فرمایا کہ آپ کی تعداد کے لحاظ سے سب سے بڑی جماعت کونسی ہے اور سب سے چھوٹی کونسی ہے۔ جنرل سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ Northern Virginia کی جماعت جو کہ واشنگٹن کے قریب ہے سب سے بڑی جماعت ہے اور Athens کی جماعت سب سے چھوٹی ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف جدید سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ وقف جدید کے چندہ میں شاملین کی تعداد کیا ہے؟ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ آٹھ ہزار بیس (8020) ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بچوں کو شامل کرنے کی خصوصی کوشش کی گئی ہے۔ اطفال کی جو بھی تعداد ہے اس میں سے کتنے بچے اس تحریک میں شامل ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ سات سال سے کم عمر کے بچے بھی شامل ہونے چاہئیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ سات سال سے لے کر پندرہ سال تک کی عمر کے جو اطفال اور ناصرات ہیں وہ سب اس تحریک میں شامل ہوں اور اگر خدام اور لجنہ کوشش کریں اور جو باقی سات سال سے کم عمر کے ہیں اگر ان کو شامل کریں تو اس تحریک میں بچوں کی تعداد اڑھائی ہزار کے قریب پہنچ سکتی ہے۔

سیکرٹری صاحب وقف جدید نے بتایا کہ گزشتہ سال وصولی ایک ملین پچیس ہزار ڈالر سے زائد تھی۔ اور بیرونی ممالک میں امریکہ کی جماعت نے اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔

شعبہ وصایا کے کام کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب وصایا نے بتایا کہ موصیوں کی تعداد 1316 ہے۔ اور ابھی بہت سی وصایا ایسی ہیں جو پراسس میں ہیں۔ حضور انور کے دریافت کرنے پر سیکرٹری صاحب مال نے بتایا کہ چندہ ادا کرنے والے 4225 ہیں۔ اس پر حضور انور نے سیکرٹری وصایا سے فرمایا کہ آپ ٹارگٹ کے قریب ہیں۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ ہم انشاء اللہ سال کے آخر پر پچاس فیصد کے ہدف کو پہنچ جائیں گے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ پچاس فیصد کمانے والے اور چندہ ادا کرنے والوں میں سے ہے۔ طلباء اور گھریلو خواتین کو شامل کر کے نہیں ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جو 70 سال یا اس کے اوپر کے ہیں ان کو چھوڑ دیں۔ اگر ساٹھ سال سے کم ہیں ان کو نظام وصیت میں شامل کریں۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ جو اس وقت موصی ہیں ان میں طلباء اور گھریلو خواتین کی تعداد کیا ہے؟ حضور انور کو بتایا گیا کہ 40 فیصد ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ باقاعدہ اس کا بریک ڈاؤن کریں اور معین ریکارڈ ہو۔

سیکرٹری صاحب تربیت سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ تربیت کے لئے سپیشل پروگرام کیا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں